

وہابی توحید

حسین علیہ السلام

پیر طریقت راہبر شریعت حضرت صلاحی
 پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ
 سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ دہلویہ اشرفیہ گجراتی

مؤلف

محمد رفیع قادری علیہ الرحمۃ

ناشر

قادری کتب خانہ تحصیل بٹلہ سیالکوٹ
 ۹۰ سیٹی پلازہ



وہابی توحید

خطیب فرانتھ

پیر ظہیر الدین شریعت حضرت صاحبزادہ

پیر محمد سر شافع قادری علیہ الرحمۃ

سجادہ میں دربار عالیہ غوثیہ دھواشریف گجرات

محمد رضا قادری علیہ السلام

مدیر اسکول ماہنامہ صلاہ طیبہ سیالکوٹ

خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ سیالکوٹ

الانشاء

قادری کتب خانہ تحصیل بازار

۹۰ سیٹھی پلازہ سیالکوٹ فون ۵۹۱۰۰۸



اللہ تعالیٰ اہل جلالہ کے متعلق وہابیوں کے عقائد! اللہ سب سے بڑا نہیں ہے

وہابیوں کے امام اور مجدد ابن تیمیہ کا عقیدہ شیخ الاسلام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ وہ کہتا ہے۔

عقیدہ: اِنَّهُ يَقْدِرُ الْعَرْشَ لَا اَصْفَرُ وَلَا اَكْبَرُ

اللہ تعالیٰ عرش کے برابر ہے۔ نہ اُس سے چھوٹا ہے، اور نہ اُس سے بڑا ہے۔

(فتاویٰ مدبریشہ شاہ مطہر مصر)

تاریخ کرام: امام ابوہنیہ ابن تیمیہ کے اس عقیدہ سے اظہر من الشمس ہے کہ اس کے نزدیک اللہ اکبر کہنا درست نہیں ہے، کیونکہ اللہ اکبر کا معنی اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور ابن تیمیہ کہتا ہے کہ اللہ عرش سے بڑا ہے۔ اور نہ چھوٹا ہے۔ بلکہ عرش کے برابر ہے۔ جب برابر ہے۔ تو پھر وہابیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ سب سے بڑا نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر موجود ہے

دوبندہ اور غیر مقلد وہابیوں کے امام اور مجدد ابن تیمیہ کا عقیدہ ہے: عقیدہ: وَكُنْتُ اَنَّ اللّٰهَ فَوْقَ الْعَرْشِ وَ اَكْبَرُ سَيِّئًا حَقًّا فَوْقَ الْقَدَمَانِ۔

اور میرا عقیدہ ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ عرش معلیٰ اور کرسی کے اوپر موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے دونوں قدم کرسی پر رکھے ہیں۔
(تفسیر نوینیہ از ابن تیمیہ ص ۱۲۱)

اللہ تعالیٰ کے وزن سے کرسی چرچر کرتی ہے

امام ابوہنیہ وحید الزمان نے وسیع کُتُبُہُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ کے تحت لکھا ہے کہ:

عقیدہ: جب وہ کرسی پر بیٹھا ہے۔ تو چار اُتکل بھی بڑی ہے۔ اور اُس کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے! اور ان پاک و سچا و وحید الزمان

عرش معلیٰ چرچر کرتا ہے!

امام ابوہنیہ مولوی اسماعیل بن عویس قتیل نے بھی کتاب تقویۃ الایمان میں اللہ تعالیٰ کی عظمت سے عرش کا چرچر کرنا لکھا ہے۔

اللہ کی بہت بڑی شان ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اُس کے درپردہ ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ سارے آسمان اور زمین کو عرش اُس کا قبیہ کی طرح گھیر رہا ہے۔ اور باوجود اس بڑائی کے اُس شان شاہ کی عظمت نہیں تمام سکتا۔ بعد اُس کی عظمت سے چرچر بولتا ہے۔ سو کسی مخلوق کی کیا طاقت اُس کی بڑائی کا بیان کر سکے! (تقویۃ الایمان ص ۱۲۱ مطبوعہ دہلی)

اللہ تعالیٰ کی ذات کو سجدہ کرنے کی ممانعت

عقیدہ: سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے نہ کسی مردہ کو۔ نہ کسی قبر کو کیجئے نہ کسی تھال میں کر۔ کیونکہ جو زندہ ہے۔ سو ایک دن مرنے والا ہے۔ (تفتویٰ الایمان ص ۱۱)
اسماعیل دہلوی قاتل کی اس عبارت کا یہ جملہ کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے، غور طلب ہے۔ اسماعیل دہلوی کے قانون کے مطابق اس میں خدا تعالیٰ کو سجدہ کرنے سے نہایت ہے۔ کیونکہ جارا خدا تعالیٰ تو زندہ ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے۔ اسماعیل دہلوی یہ دیکھ کر دے رہے ہیں کہ زندہ کو سجدہ نہ کیجئے۔ اور ساتھ ہی آخر میں یہ مفروضہ دست کر دیا کہ کیونکہ جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے۔

حالانکہ خدا تعالیٰ الحی القیوم زندہ بھی ہے اور نہ مرنے والا ہے۔ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں۔
مولوی وحید الزمان نے ہی آیت الزَّحْمٰنُ عَلٰی الْعَرْشِ اسْتَوٰی کا ترجمہ کرتے ہیں کہ:

عقیدہ: وہ بڑے رحم والا تخت پر چڑھا۔ (تبویب القرآن ص ۱۲)
ثُمَّ اسْتَوٰی عَلٰی الْعَرْشِ۔ پھر تخت پر جا بیٹھا۔

(تبویب القرآن ص ۱۲)

مولوی وحید الزمان نے حیدر آبادی نے اپنی کتاب بدیۃ المہدی (جس کے تاویل بیچ پر لکھا ہے) میں برعقاد المہدیہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے متعلق لکھا ہے۔ عقیدہ: اللہ تعالیٰ جب آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے تو عرش سے اُٹھ کر اُس سے غالی رہتا ہے۔ یہ قول زیادہ صحیح ہے۔ (بدیۃ المہدی ص ۱۱)

دہاتیوں کے مولوی محمد یونس دہلوی اور مولوی محی الدین رحمہ اللہ نے رقم طراز ہیں کہ:

عقیدہ: اللہ عرش پر ہے۔ مگر اس فوق اور استوار کی حقیقت اللہ کے

لے بدیۃ المہدی کتاب قادری کتب خانہ سیالکوٹ سے ۵۰ روپے میں مل سکتی ہے۔

سوا کسی کو معلوم نہیں۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کیفیت اور تاویل سے کچھ غرض نہیں رکھتے۔ (دستور الفتی فی احکام النبی ص ۱۱)

دہاتیہ نجدیہ کے مولوی عبدالحب اسلمی آف کراچی کہتے ہیں کہ:

عقیدہ: اللہ تعالیٰ کے عرش پر ہونے کا منکر کافر ہے۔ (استوار علی العرش ص ۳۵)

عقیدہ: صحیح بات تو یہ ہے کہ اللہ عزوجل بذاتہ عرش عظیم پرستوی ہے۔ ہر جگہ نہیں۔ (استوار علی العرش ص ۳۵)

دہاتیہ نجدیہ کے شہرہ آفاق مفت روزہ الاعتصام میں لکھا ہے کہ:

عقیدہ: اللہ تعالیٰ عرش پر قائم ہے۔ اور وہ جہت علویں ہے۔ (الاعتصام ص ۱۹۵)

دہاتیوں کے مولوی عبدالتار دہلوی نے فتویٰ دیا ہے کہ:

عقیدہ: خداوند قدوس کا صاحب عرش اور ستوی عرش عظیم ہونا بالکل حق اور صحیح ہے۔ (صحیفۃ المہدیث کراچی ص ۱۳۸)

عقیدہ: جماعت المہدیث کا اعتقاد اور ایمان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ عزوجل بذاتہ المنزہ تمام مخلوق سے بائن اور عرش عظیم پرستوی ہے:

(صحیفۃ المہدیث کراچی ص ۱۳۸)

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے جو وصف اپنی ذات کے لیے فرمایا ہے

(جیسے عرش عظیم پرستوی ہونا) جس نے اس کا انکار کیا وہ بھی کافر ہوا۔ (فتاویٰ ستاریہ ص ۸۵ ج ۲)

مولوی عبدالتار دہلوی کا ایک اور فتویٰ ستاریہ میں موجود ہے۔ وہ

سوال و جواب دونوں درج کیے جاتے ہیں۔

عقیدہ: سوال:۔ زید نے بکر سے سوال کیا کہ اللہ پاک کہاں ہے؟ بکر نے جواب دیا کہ اللہ پاک عرش پر ہے۔ قرآن شریف میں فرمان الہی مہجور ہے کہ الزَّحْمٰنُ عَلٰی الْعَرْشِ اسْتَوٰی۔ زید نے کہا یہ بات

بالکل غلط ہے۔ اللہ میاں تو ہر جگہ موجود ہے۔ اس کا کوئی مکان نہیں
اس کی دلیل قرآن میں ہے کہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ
وَالْبَاطِنُ الْاَتِيَّةُ بکمر نے جواب دیا کہ بھائی یہ معنی آپ نے غلط
سمجھا ہے۔ یہ تو خدا کا علم ہے۔ جو ہر جگہ موجود ہے۔
جواب ۱۔ نیک کا قول بشل بول اور کسر اسر غلط و باطل ہے۔

اللہ تعالیٰ رب العزۃ کا عرش پرستی ہونا ثابت ہے۔ آیت
قرآنی وَشِعْرًا اسْتَوٰی عَلٰی الْعَرْشِ مَیْ پھر قرار پڑا اوپر عرش کے
بِالْوَسْطِ عَلٰی الْعَرْشِ اسْتَوٰی وہ رحمان ہے اور پر عرش
کے قرار پڑا اس نے۔ (فتاویٰ ستاریہ ج ۲ مطبوعہ کراچی)

مناقرینے کرام! اکابر و بانیہ نے اپنے مندرجہ بالا عقائد میں اللہ تعالیٰ کو کرسی اور
عرش معنی کے برابر قرار دے کر اس کو محدود بنا دیا۔ حالانکہ رب کریم جل جلالہ لا محدود
ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کے بشل قرار دے دیا۔ جب کہ رب کریم جل جلالہ کا اعلان ہے۔
لَیْسَ کَمِثْلِهِ شَیْءٌ اُس کی بشل کوئی چیز نہیں ہے۔

نیز جب اللہ تعالیٰ عرش کے برابر ہے۔ اور اس پر بیٹھا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ
عرش معلیٰ کا محتاج بھی ہوا۔ لیکن قرآن پاک فرماتا ہے کہ
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفِیْرٌ عَنِ الْعَالَمِیْنَ۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے
پ ۷

یہاں پر استوار کا معنی "توجہ فرمانا ہے۔ قرار پڑا نہیں۔ توجہ فرمانے سے رب
کریم کی شان خداوندی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

اللہ تعالیٰ محتاج ہے

دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے امام اور مجتہد اعظم ابن تیمیہ کے نزدیک تو

اللہ تعالیٰ محتاج ہے۔ جیسا کہ شیخ الاسلام علاء الدین حنبل علیہ الرحمۃ نے ابن تیمیہ کے
مذہب میں لکھا ہے:

مفسر اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہی محتاج ہے جیسے کل جز کا محتاج ہے۔
(فتاویٰ حدیثیہ مذا مطبوعہ مصر)

اکابر وہابیہ نے بھی لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہے۔ اس سے یہ ثابت
ہو کہ اللہ تعالیٰ کو ملائکہ نے اٹھائے رکھا ہے۔ کیونکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے:

الَّذِیْنَ یُحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ مِنْ وَرَیْهِ
وَهُوَ مَعَهُ یَوْمَ الْقَدَرِ
اس کے ساتھ اُس کی پاکی بولتے ہیں۔
(پ ۲ ع ۶)

وہابیہ کے عقائد اور قرآنی آیت دونوں کو سامنے رکھا جائے تو پھر وہابیوں کے
ایک ملائکہ نے اللہ تعالیٰ کے بوجھ کو مع عرش کے بوجھ کے اٹھائے رکھا ہے۔ نیز
اس سے خداوند کریم کا محیط ہونا بھی لازم آتا ہے۔ کیونکہ رب کریم نے قرآن پاک
فرمایا ہے:

وَسُبحَانَ الْعِزِّ الَّذِیْ لَا یُغْنِیْ عَنْہُ
شَیْءٌ مِنَ الْعَالَمِیْنَ
اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ
خدا کے عزتوں کو دیکھتے ہیں کہ عرش کے جو غیر
کچھیرے ہوتے ہیں۔ اپنے رب کی حمد
پ ۷

یہ ساقی اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔
اس آیت سے ثابت ہوا کہ عرش معلیٰ کو ملائکہ محیط ہیں۔ جب عرش معلیٰ کو

اللہ محیط ہیں تو وہابیوں کے نزدیک جو اس کے اوپر قرار پڑتا ہے اور چڑھا ہوا ہے
اس خداوند کریم کو بھی ملائکہ محیط ہیں نیز ایسے عقائد کی بنا پر رب تعالیٰ کو تعین ماننا
بے شک ہے۔ یہ سب کچھ کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ مجسم ہے!

شیخ الاسلام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے مجدد الوہابیہ ابن تیمیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ:

عقیدہ: قولہ بالجسمیۃ والجهۃ وہ (ابن تیمیہ) اللہ تعالیٰ کا جسم اور جہت قرار دیتا تھا۔ (فتاویٰ حدیثیہ منہ مطبوعہ مصر)
عقیدہ: اللہ تعالیٰ مرکب ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ منہ)
دہانیوں کے مولوی عبد الجبار سلفی آف کراچی نے لکھا ہے کہ:
عقیدہ: دست خداوندی کا حقیقی مثل انسانوں کے ہونا صحیح ہے!
(استوار علی العرش ص ۲۵)

دہانیوں کے معتز اور محدث مولوی وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ:
ولہ (تعالیٰ) وجہ و عین و مید و کف و قبضۃ و اصابع و ساعد و ذراع و صدر و جنب و حقو و قدم و رجل و ساق و کف
کما تلیق بذاتہ المقدسہ (ہدیۃ المحدث ص ۵)

اللہ تعالیٰ اپنی مثل پیدا کر سکتا ہے

دہانیہ مجاہد کے غزنوی خاندان کے چشم و چراغ اور رُوحِ رسالِ امام عبد اللہ غزنوی کے شاگرد اور دہانیوں کے شہرہ آفاق مُصنّف تانہی عبد الاحد خانپوری نے اپنے فرقہ کے امام اور مولوی شہار اللہ امرتسری کا عقیدہ لکھا ہے کہ:
عقیدہ: رب تعالیٰ اپنی مثل پیدا کرنے پر قادر ہے۔ (الفیصلۃ الحجازیہ ص ۳۳)
تانہی عبد الاحد خانپوری نے مزید لکھا ہے کہ:

عقیدہ: مولوی شہار اللہ امرتسری اللہ عزوجل کی ہزاروں مثلیں قرار دیتا ہے۔
(الفیصلۃ الحجازیہ ص ۳۳)

اللہ تعالیٰ مخلوق سے بائن نہیں ہے

سید ابوالوہابیہ مولوی شہار اللہ امرتسری نے اپنے فرقہ کے محدث اور مجدد مولوی محمد حسین بٹالوی کا عقیدہ لکھا ہے کہ:
عقیدہ: اللہ تعالیٰ مخلوق سے بائن نہیں ہے۔

(اخبار المحدث امرتسر ص ۲۴ اپریل و یکم مئی ۱۹۰۵ء)

اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر سے انکار

امام ابوالوہابیہ عبد التبار و بلوی کا فتوے ہے:

عقیدہ: خدا کو ہر جگہ ماننا معتزلہ و جمہیہ وغیرہ فرقہ خال کا باطل عقیدہ ہے۔
فتاویٰ ستاریہ ص ۱۲

عقیدہ: اللہ تعالیٰ ذو العرش اپنی ذات سے عرشِ عظم پرستی اور موجود ہے۔ وہ ہر مکان میں موجود نہیں ہے۔ بلکہ عرشِ بریں پر قائم مخلوق سے الگ اور جدا ہے۔ (الاعتقاد لاہور ص ۲۰ دسمبر ۱۹۵۵ء)

دہانیوں کے امام مولوی عبد التبار و بلوی سے کسی نے سوال کیا کہ:
میرے ایک دوست کہتے ہیں کہ خدا ہر جگہ موجود ہے مگر میں کہتا ہوں کہ خدا ہر جگہ موجود نہیں ہے۔ اب آپ ہی بتائیے کہ کس کی بات صحیح ہے!

دہلوی صاحب نے جو جواب دیا وہ یہ ہے:

عقیدہ ۱۵: آپ کا قول بالکل صحیح اور قرآن و حدیث کے موافق ہے خداوند
تعالیٰ بذاتہ عرشِ معلیٰ ساتوں آسمانوں کے اوپر ٹھکان ہے۔ اور اُس کا
علم ہر جگہ ہے۔ (صحیفہ المحدث کراچی صفحہ ۵۲ رد ذوالقعدہ ۱۳۶۷ھ)

اللہ تعالیٰ جہت اور مکان سے پاک نہیں ہے

اہلِ اہلبیت مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ:
عقیدہ ۱۶: اللہ تعالیٰ کو جہت اور مکان سے پاک اور منزہ مجزا حقیقی بدست
الایضاح الحق الصریح صفحہ ۳۶۰ مسجد عثمانیہ

اللہ تعالیٰ کی صفات حادث ہیں !

دہانیوں کے مفسر اور محدث وحید الزماں سید راہی لکھتے ہیں کہ:
عقیدہ ۱۷: المحدث اللہ تعالیٰ کی ان سب صفات کو جو قرآن اور حدیث
میں وارد ہیں۔ اپنے ظاہری معنی پر محمول رکھتے ہیں۔ اُن میں تاول اور
تخریص نہیں کرتے۔ جب غضب اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے
تو غیرت بھی اُس کی صفات میں سے ہوگی۔ غضب زائد اور کم ہو سکتا
ہے۔ اور تغیر اللہ کی ذات اور صفات حقیقہ میں نہیں ہوتا۔ لیکن
صفات افعال میں تو تغیر ضرور ہے۔ مثلاً گناہ کرنے سے اللہ ناراض
ہوتا ہے۔ پھر توبہ کرنے سے راضی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کلام
کرتا ہے۔ اور کبھی کلام نہیں کرتا۔ کبھی اُترتا ہے۔ کبھی چڑھتا ہے۔ غرض
صفات افعالیہ کا محدث اور تغیر المحدث کے نزدیک جائز ہے۔

(تیسرا باب ص ۳۴۷ از وحید الزماں)

۱۸: اہلِ اہلبیت کے مجدد ابنِ تیمیہ کا عقیدہ بھی شیخ الاسلام ابنِ حجر مکی علیہ الرحمۃ نے تحریر
کیا ہے کہ:

عقیدہ ۱۸: اللہ تعالیٰ محلِ حوادث ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۸)
دہانیوں کے امام عبداللہ غزالی کے شاگرد قاضی عبدالاحد خانپوری نے بھی اپنی
کتاب اقامت البرہان میں اللہ تعالیٰ کی صفات کو حادث قرار دیا ہے۔
دہانیوں کے مولوی وحید الزماں سید راہی نے اپنی تصنیف ہدیۃ المحدثی میں
لکھا ہے۔

الصفات الفعلیہ حادثہ عندہ
الکتاب من آحادنا۔
ظاہر اکثر دہانی بزرگوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ
کی صفات فعلیہ حادث ہیں۔

(ہدیۃ المحدثی ص ۱)

اکابر دہانیہ کے یہ عقائد بھی شاہِ خداوندی کے صریح خلاف ہیں کیونکہ اللہ تبارک و
تعالیٰ کا فرمان ہے:

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ
أَلَمْ يَكُنْ لَكَ آيَةً أَنْ يَقُولَ لَكُمُ اللَّهُ مَوْتٌ أَلَمْ تَكُنْ لَكُمُ اللَّهُ مَوْتٌ أَلَمْ تَكُنْ لَكُمُ اللَّهُ مَوْتٌ

خداوند کریم کی صفات میں قائم و دائم رہنا بھی ہے۔ تغیر ہونے کا کوئی شائبہ ہی
نہیں کیونکہ جو تغیر ہے وہ حادث ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم ہے۔ اور اُس
کی ذات و صفات کو حادث قرار دینا کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ موجب بالذات ہے

ابنِ تیمیہ کا عقیدہ ہے کہ:

عقیدہ ۱۹: اللہ تعالیٰ موجب بالذات ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۸)

آخرت میں دیدار الہی کا انکار

دہاتیوں کے قاضی عبدالامد خان پور میں نے لکھا ہے کہ،
عقیدہ: آخرت میں دیدار باری تعالیٰ نہیں ہوگا۔ (انفصلۃ الحجۃ ص ۲)

اللہ تعالیٰ کے علم غیب ذاتی کا انکار

امام ابو ہانیہ رحمۃ اللہ علیہ دہلوی قاتل نے رب کریم جل جلالہ کے علم غیب ذاتی کا انکار ان الفاظ میں کیا ہے:

عقیدہ: سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجے۔ یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ (تلقیۃ الایمان ص ۲۰ بیرونی)
دریافت کسی سے کیا جاتا ہے۔ جس کو ذاتی علم ہو وہ کسی سے دریافت نہیں کرتا۔
دریافت کرنا ولایت کرتا ہے کہ اُس کو ذاتی علم نہیں ہے۔ اللہ کریم کے متعلق غیب کا دریافت کرنا عقیدہ رکھنا صریحاً کفر ہے۔ اور قرآن و حدیث سے حکم کھلا بغاوت کرتا ہے۔
دیوبندیوں کے مولوی غلام خاں کے استاد مولوی حسین علی دانی بھڑال نے تو دیے
ہی علم غیب کا انکار ان الفاظ میں کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو انسانوں کے کاموں کی پہلے کچھ خبر نہیں

عقیدہ: اور انسان خود مختار ہے۔ اچھے کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے۔ بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔ (مجموعۃ الحیران ص ۱۵۵ مصنف مولوی حسین علی استاد مولوی غلام خاں)

مولوی محمد الحسن نے بھی قرآنی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے علم غیبی

اور اللہ تعالیٰ کے علم غیبی کے درمیان فرق نہ کر کے لکھا ہے کہ،
اللہ تعالیٰ اللہ الذی یبصر جہاداً
واللہ کو۔ (پ ۵۴)

دیوبندیوں کے مولوی فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا ہے کہ،
کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اے آزمائش، بہشت میں جہاد داخل ہو گے۔ (حالانکہ)
اسی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں
اور یہ مقصود ہے کہ وہ ثابت قدم رہیں والوں کو معلوم کرے۔ میرے
ایہ حضرات امام بہشت حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے جو ایمان افروز
ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے۔

کیا اس جہان میں کہ بہشت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں
کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی۔

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں:

من اعتقد ان اللہ لا یعلم الا
ما قبل وقوعها فہو کافر
واللہ قائل من اهل البدعۃ
مشرع فقہ اکبر ص ۱۱۱

جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی
چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے
نہیں جانتا وہ کافر ہے۔ اگرچہ اس کا
قابل اہل بدعت سے شمار کیا گیا ہو۔

اللہ تعالیٰ مجھ کو لایسنے والا ہے

دیوبندیوں کے شیخ محمد الحسن نے اللہ تعالیٰ کو مجھ کو لایسنے والا اور اللہ تعالیٰ

سے بھول سرزد ہوا قرآنی آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھ دیا ہے۔

قَدْ وَفَّوْا بِمَا لَبِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ
هَذَا (پتہ ۱۵)

اپنے دن کو ملنے کو ہم نے بھلا دیا تم کو۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی اللہ تعالیٰ بھلا دیئے والا لکھا ہے۔

”تو اب اس کا مزہ چکھو تم اپنے اس دن کے آنے کو بھولے رہے۔ ہم نے تم کو بھلا دیا۔“

دیوبندیوں کے مولوی فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا ہے کہ:

”سو اب آگ کے، مرے چکھو اس لیے کہ تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا۔ آج ہم بھی تمہیں بھلا دیں گے۔“

میر سبط علی حضرت امام اہلسنت، مجدد دینی و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ عظمتِ خداوندی کو آشکارا کرنے والا ہے۔

”اب چکھو بدلاس کا کر تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے تھے۔ ہم نے تمہیں چھوڑ دیا۔“

دیوبندیوں کے محمود الحسن نے دوسرے مقام پر اس آیت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے۔
تَسُوا اللَّهَ فَنَسِيحُهُ (پتہ ۱۵) بھول گئے اللہ کو سو وہ بھول گیا ان کو۔
مولوی فتح محمد جالندھری دیوبندی نے ترجمہ کیا ہے کہ۔

”انہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ تو خدا نے ان کو بھلا دیا۔“

مجددِ زمانہ حاضرہ، امام اہلسنت شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔

”وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔“

لے دیوبندیوں کے مولوی محمود الحسن اپنے مولوی اشرف علی تھانوی کو سراہا بفضلِ دکان اور جہلِ حیاتِ غیرات کے اعقاب سے مخاطب کرتے تھے۔ (جہاتِ اشرف ص ۵۵) فقیر محمد ضیاء اللہ نقوی (غفرلہ)

اللہ تعالیٰ دغا دینے والا ہے

(دیوبندیوں کے مولوی محمود الحسن نے قرآن پاک کی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو دغا باز کہا ہے۔)

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَدِّعُونَ اللَّهَ وَهُوَ
عَلِيمٌ (پتہ ۱۷) وہی ان کو دغا دے گا۔

اللہ تعالیٰ دھوکہ میں رکھنے والا ہے

نام نہاد مبلغِ اسلام مولوی مودودی نے اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو دھوکہ
میں ڈال رکھنے والا لکھا ہے۔ وہ ترجمہ یہ ہے۔ ”یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں۔
اللہ کو دھوکہ دینے والے نہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔“ (تفہیم القرآن پتہ ۱۸)

دیوبندیوں کے مولوی فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا ہے کہ:

”منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک، خدا کو دھوکہ دیتے ہیں۔) یہ اس کو

کیا دھوکہ دیں گے، وہ انہیں دھوکے میں ڈالنے والا ہے۔“

اللہ تعالیٰ مذاق کرتا ہے

مولوی مودودی نے اللہ تعالیٰ کو مذاق کرنے والا بھی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے
لکھا ہے۔

اللَّهُ يَسْتَعِزُّ بِرَبِّهِ
 (تفہیم القرآن) (پارا ۲) اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت ام المہجرت مجددین و ملت مولانا شاہ احمد رضا صاحب بریلوی قدس سرہ
 العالی نے اس کا ترجمہ اس انداز سے کیا ہے جو شانِ ربوبیت کا شیان ہے۔ اور وہ یہ ہے
 بے شک منافق لوگ کمان میں اللہ کو قریب دیکھا جاتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا۔

اللہ تعالیٰ داؤ باز ہے

دیوبندیوں کے امام مولوی محمود الحسن نے اللہ تعالیٰ کو داؤ باز بھی لکھ دیا ہے۔
 وَيَمْكُورُونَ وَيَمْكُورُ اللَّهُ مَا وَاللَّهُ
 حَكِيمٌ خَبِيرٌ (پارا ۱۸) تھا۔ اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔
 میرے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث کا ترجمہ ایسا ہی کیا ہے۔ وہ
 شانِ ربوبیت کو چیل کر رہا ہے۔ اور وہ اپنا سامنا کرتے تھے۔ اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا۔
 اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ چال باز ہے!

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے اس آیت شریفہ کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ
 کو چال باز قرار دیا ہے۔ وہ ترجمہ یہ ہے۔

”اور اللہ اپنی چال چل رہا تھا۔ اور اللہ سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔“

(تفہیم القرآن پارا ۱۸)

دیوبندیوں کے مولوی فتح محمد جالندھری نے اس آیت کا ترجمہ کیا ہے کہ:
 ”(ادھر تو) وہ چال چل رہے تھے اور (ادھر) خدا چال چل رہا تھا۔ اور

خدا سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔“
 ان سے کہو اللہ اپنی چال میں تم سے زیادہ

(پارا ۱۸)

اَلَا مَعْنَا مَكَوْرُ اللّٰهِ فَلَا يَأْمُرُ
 كَلِمَ اللّٰهِ اِلَّا الْمَقْوَرُ الْحَسْبُ وَنَہ
 کیا یہ لوگ اللہ کی چال سے بے خوف ہیں؟
 حالانکہ اللہ کی چال سے وہی قوم بے خوف
 ہوتی ہے جو تباہ ہونے والی ہو۔

(تفہیم القرآن پارا ۱۲)

تفہیمات میں مودودی صاحب نے ترجمہ کیا ہے:

”اور کیا وہ اللہ کی چال سے بے خوف ہو گئے ہیں سو اللہ کی چال سے تو وہی
 لوگ بے خوف ہوتے ہیں جن کو برباد ہونا ہے۔“ (تفہیمات پارا ۱۷ سطر ۲ تا ۸)

اللہ تعالیٰ امکار ہے

ابوالوہاب عیسیٰ مولوی اسماعیل دہلوی قسطنطنیہ نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں اللہ تعالیٰ
 کو لکر کرنے والا (امکار) لکھ دیا ہے۔ اور لوگوں کو اللہ کے مکر سے ڈرایا ہے۔ وہ محمد
 ہے۔

”سو اللہ کے مکر سے ڈرا چاہیے۔“ (تقویۃ الایمان صفحہ ۵)

برے وقت میں پہنچنا اللہ کی شان ہے

امام ابوہامد عیسیٰ مولوی اسماعیل دہلوی نے مزید لکھا ہے:
 ”مقبولہ برے وقت میں پہنچنا یہ سب اللہ کی شان ہے۔“ (تقویۃ الایمان صفحہ ۵)

خدا تعالیٰ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے

دہاتیوں کے مولوی وحید الزمان نے حیدر آبادی نے اللہ تعالیٰ کے متعلق لکھا ہے کہ:
وَالظُّهُورُ فِيْ اَيِّ صُوْرَةٍ شَاءَ
اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے ظہور فرماتا ہے۔

(دہاتیہ المحدثی مخرج مطبوعہ دہلی)
دہاتیہ نجدیہ کے اس عقیدہ کی رو سے خدا تعالیٰ گائے بیل کی صورت میں بھی
ظاہر ہو سکتا ہے۔ پھر دہاتیوں کے نزدیک کفار کا گائے کو پوجنا عین توحید ہوتی۔

اللہ تعالیٰ فاعل مختار نہیں!

شیخ الاسلام ابنہ حجر مکی علیہ الرحمۃ نے دیوبندی اور غیر مقلد دہاتیوں کے
امام اور مجدد ابنہ تیمیہ کا عقیدہ لکھا ہے کہ:
عقیدہ: اللہ تعالیٰ فاعل مختار نہیں۔ (فتاویٰ حدیثیہ منشا)

خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے!

دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے مشرک امام اور مجدد اسماعیل دہلوی قتل خدا تعالیٰ
کے جھوٹ بول سکتے ہیں۔ بڑے زور شور سے قائل ہیں چنانچہ اُس نے لکھا ہے۔
عقیدہ: پس لایسلم کہ کذب مذکور محال ہے۔ مسطور باشد الی قولہ اہل لایم
آید کہ قدرت الہی زائد از قدرت ربانی باشد۔

پس ہم نہیں تسلیم کرتے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ محال بالذات ہو۔ ورنہ لازم

ماکر انسانی قدرت رب تعالیٰ کی قدرت سے زائد ہو جائے گی۔
(رسالہ یکوزہ فارسی شاہ مطبوعہ ملتان)

عقیدہ: عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ شمارندہ اور اجلتہ
آں مدح میکنند برخلاف اُخرس و جمار کہ ایشان کسی بعد کم کذب مدح نمی
کنند نیز ظاہر است کہ صفت کمال میں است کہ شخص قدرت بر تکلم بکلام
کاذب ہی دارد و بنا بر رعایت مصلحت و مقتضائے حکمت پر منزه از
شوب کذب تکلم بکلام کاذب نمی نمایند یہاں شخص مدوح میگوید بخلاف
کسی کہ لسان او مآذون شدہ یا سرگاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب نے نماید
آواز او بند میگردید یا کہ دیگر ذہن او را بندی نمایند این اشخاص نزد عقلای
قابل مدح نیستند۔

جھوٹ نہ بولنے کو اللہ تعالیٰ کے کمالات سے گنتے ہیں۔ اس سے
اُس کی مدح کرتے ہیں۔ بخلاف گائے اور بکر کے ان کو کوئی عدم کذب
کے ساتھ مدح نہیں کرتا۔ ظاہر ہے کہ یہ بھی صفت کمال یہی ہے کہ
کذب پر قدرت ہوتے ہوئے بلحاظ مصلحت اس کی آلائش سے
بچنے کے لیے جھوٹ بات نہ بولے۔ وہی شخص قابل تعریف ہوتا ہے
بخلاف اس کے جس کی زبان مآذون ہوگئی ہو۔ یا جب کبھی جھوٹ بات
بولنے کا ارادہ کرے۔ اس کی آواز بند ہو جائے یا کوئی اس کا مزہ بند
کرے۔ یہ لوگ عقلمندوں کے نزدیک قابل تعریف نہیں ہیں۔

(یکوزہ شاہ مطبوعہ ملتان)

دہاتیوں کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی لکھا ہے۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے کنہا عین ایمان ہے۔

(اخبار المحدث امرتسر ۲۷ اگست ۱۹۱۵ء)

عقیدہ: امکان کذب باری کفر نہیں ہے۔ (شیخ توحید منشا)

دیوبندیوں کے بہت بڑے بزرگ رشید گنگوہی اپنا عقیدہ لکھتے ہیں کہ:
عقیدہ: امکان کذب بایں معنی کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ اس کے
خلاف پر وہ قادر ہے۔ مگر باختیار خود اس کو نہ کرے گا۔ یہ عقیدہ
بندہ کا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۴ مطبوعہ دہلی)

قاری کرام! دیکھا وہابیوں کے امام اور قطب گنگوہی نے کس دوسری سے
قدرت الہیہ کو کذب اور جھوٹ جیسے محبوب اور ناپاک الفاظ سے تعبیر کیا ہے کیا
کسی مسلمان کی ایمانی غیرت یہ کہنے یا سننے کی تاب رکھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ
بولتا تو نہیں مگر بول سکتا ہے؟ ہاں دیوبندیوں کے قطب گنگوہی نے اپنا یہ عقیدہ
واضح الفاظ میں لکھا ہے۔

جھوٹ اور بے شرم دنیا میں دیکھے ہیں مگر
سب پر سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

یہ عقیدہ معتزلہ کا ہے۔ جیسا کہ تلامذہ قاری محدث رحمۃ اللہ القوی نے
بیان فرمایا ہے۔

إِنَّهُ لَا يُوصَفُ اللَّهُ تَعَالَى بِالْقُدْرَةِ عَلَى الظُّلْمِ لِأَنَّ الْحَالَ لَا يَدْخُلُ صِفَتِ الْقُدْرَةِ فَيَعْنَدُ الْمُعْتَزِلَةَ أَنَّهُ يَقْدِرُ وَلَا يَفْعَلُ.
اللہ تعالیٰ کو ظلم پر قادر ہونا نہ سمجھا جائیے
کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر محال ہے
اور یہ کہ محال قدرت کے نیچے نہیں ہے۔
لیکن معتزلہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ قادر
ہے کرتا نہیں۔ (شرح فقہ اکبر ص ۱)

آدمی جو بڑے افعال کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ بھی کر سکتا ہے

وہابیوں کے شیخ الہند اور رشید گنگوہی کے شاگرد ادرید مولوی محمد الحسن نے
لکھا ہے کہ:
عقیدہ: افعال قبیرہ قدرت و باری تعالیٰ ہیں۔ (المجدد المقلد ج ۱ جلد اول)

دیوبندیوں کے شیخ کے اس عقیدہ کی بنا پر اللہ تعالیٰ زنا، چوری، شراب خوری
اور کائنات عصب، حق تلفی اور بے انصافی وغیرہم جیسے افعال قبیرہ پر قادر ہے۔
عقیدہ: افعال قبیرہ کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ مقدور باری جملہ اہل حق تسلیم
کرتے ہیں۔ (المجدد المقلد ج ۱)

دیوبندیوں کے مولوی خلیل احمد ندوی امکان کذب کے متعلق لکھتے ہیں۔
عقیدہ: امکان کذب کا مسئلہ تو اب کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف
ہوا ہے۔ کہ خلف و عید آیا جائز ہے یا نہیں۔ (براین قاطعہ ص ۱ مطبوعہ دیوبند)
تلامذہ! وہابیوں کے شیخ کی عیاری اور منکاری ملاحظہ فرمائیں کہ خود تو یہ عقیدہ
ہے کہ اپنی بدعت کی میں اہل حق کو ملوث کر دیا ہے۔ حالانکہ اہل حق کا عقیدہ اس
عقیدہ بالکل خلاف ہے۔

وہابیوں کے خدا میں نقص اور عیب ہو سکتا ہے

ہم امت مسلمت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ناقص اور عیب بالکل مبرا اور
مقدس ہے مگر وہابیوں کے اماموں کی تحریرات جن میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے امکان
کذب اور خلاف و عید پر بہت زور دیا ہے سے اللہ تعالیٰ کا سیوہ ہونا جانتے ہیں
کہ جھوٹ اور وعدہ خلافی عیب و نقص ہے۔ جیسا کہ تفسیر قادری میں قرآن پاک کی
آیت مَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا کے تحت لکھا ہے کہ:

اللہ کی بات اور وعدہ میں جھوٹ کو راہ نہیں۔ اس واسطے کہ جھوٹ
نقص ہے۔ اور حق تعالیٰ جھوٹ سے پاک ہے۔

تفسیر ضیاء میں بھی اس آیت تشریف کے تحت لکھا ہے۔
مَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا كَذِبًا أَنْ يَكُونَ أَحَدًا كَلَّمَ
صَدَقَاتِهِ فَإِنَّهُ لَا يَنْتَرْقِي الْكَذِبَ إِلَى خَيْرِهِ يَوْجِبُ

لَا تَنفُصُ نَقْصٌ وَهُوَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مُحَالٌ

یہ انکار استغماہی ہے اگر کیا کوئی اللہ تعالیٰ سے سچ بولنے میں زیادہ ہے پس لازم ہے کہ اس پر کذب یا غلف و عید کا الزام ہو کر نہ لگایا جائے کہ اس کا خبر میں واقع ہو کیونکہ یہ ذات باری میں نقص ہے اور اللہ تعالیٰ پر محال ہے علامہ شریعی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر سراج المنیر میں فرمایا ہے۔

قَوْلُهُ تَعَالَى فَلَنْ يَخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْخُلُوفَ فِي مُحَالٍ لِلَّهِ مُحَالٌ اللہ تعالیٰ پر غلف و عید محال ہے۔

(تفسیر سراج المنیر ص ۱۲)

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے۔

مِنْ صِفَاتِ كَلِمَةِ اللَّهِ حَقًّا وَالدَّلِيلُ عَلَيْهِ الْكُذْبُ نَقْصٌ وَ النَقْصُ عَلَى اللَّهِ مُحَالٌ

سچ بولنا اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کی ذات پر نقص ہے اور اللہ تعالیٰ میں نقص ہونا محال ہے۔

(تفسیر کبیر ص ۱۳ جلد ۳)

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اللہ الباری نے تو واضح الفاظ میں فتوے صادر فرمایا ہے۔

لَاَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَجُوزُ اَنْ يَطْنُ بِاللَّهِ الْكُذْبُ بَلْ يَخْذُجُ بِدَالِكِ عَنِ الْاِيْمَانِ (تفسیر کبیر ص ۱۵ ج ۵)

تفسیر باب التاویل میں ہے۔ لَا أَحَدٌ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَخْلِفُ الْمِيعَادَ وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِ الْكُذْبُ (تفسیر باب التاویل ص ۱۱ ج ۱)

اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر سچا کوئی نہیں وہ وعدہ غلامی نہیں کرتا اور اس کا کذب ممکن نہیں ہے۔

تفسیر ابوالسعود میں ہے۔

الْكُذْبُ مُحَالٌ عَلَيْهِ سُبْحَانَهُ دُونَ اَوْ كُذِبَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِيَ بِمَحَالٍ (تفسیر ابوالسعود ص ۳۳ ج ۳) ہے۔

علامہ عین الدین کا شفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

«مَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَقًّا اَوْ خَدَاةَ تَعَالَى يَعْنِي نِسْتِ اِنْ رَأَى رَأْسَهُ كَرْتِ تَرَاوِجَتْ قَوْلُ وَ وَعْدَهُ يَعْنِي كُذِبَ رَأْسَهُ وَ وَعْدَهُ حَقٌّ رَأَى نِسْتِ زِيرَ اَكْ اَنْ نَقْصُ سَتِ وَ خَدَاةَ اِنْ نَقْصُ سَبْرًا سَتِ» (تفسیر ص ۱۲)

علامہ علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔

«لَا أَحَدٌ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَخْلِفُ الْمِيعَادَ وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِ الْكُذْبُ» (تفسیر خازن ص ۳۸ ج ۱)

علامہ تفسیر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

«لَا أَحَدٌ أَصْدَقُ مِنْهُ فِي أَخْبَارِهِ وَ وَعْدِهِ وَ وَعْدِهِ لَا سِتْقَالَةَ الْكُذْبِ عَلَيْهِ لِسَبِّهِ» (تفسیر مدارک)

غیر مقلدین کے ذرا ب صید حسن مجہد پالومی نے بھی کذب اور جھوٹ کو اوصاف ذمہ میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

«وَعْدَهُ كِ سِجَاتِ صِفَاتِ حَمِيدِهِ مِنْ سَبِّ جَنِّهِ خَلْفَ وَ خَدَاةَ» (ترجمان القرآن ص ۳۵۹ ج ۱۷ سورہ مریم)

و باتیہ کے سرور و حید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ

«أَخْلَفَتْ صِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِرَجْعِهِ بَانْدُ هَذَا اللَّهِ بِرَجْعِهِ بَانْدُ هَذَا» ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کوئی ہے جو

اللہ پر جھوٹ باندھے۔ (تفسیر الباری ص ۹ ج ۲)

نامور سچے کرام! مسند جہاں اسلاف اور اکابر و ہابیہ کے حوالہ جات سے

افلہر میں اشمس ہے کہ جھوٹ، غیبت، لالچ اور نقص اور اوصاف ذمیرہ میں سے ہے۔ اور اللہ کریم پر جھوٹ کا الزام لگانے والا ظالم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ میں عیب، نقص اور اوصاف ذمیرہ کا ہر کسا تسلیم کرنا کسی مسلمان کو گوارا نہیں۔ کیونکہ اللہ کریم کی ذات ہر قسم کے عیب، نقص اور اوصاف ذمیرہ سے پاک ہے۔ تیرے نزدیک ہوا کذب الہی ممکن ہے۔ تجھ پر شیطان کی پھٹکار یہ بہت تیری جگہ کذاب کیا تو نے افتراء و قس۔ اُن اے ناپاک یہاں تک ہے خباثت تیری وہابیوں کے مولوی عاشق الہی میرٹھی نے بھی مولوی محمود الحسن کے حقیقہ لکھا ہے کہ،

اللہ تعالیٰ سے چوری و شراب خوری ہو سکتی ہے

چوری و شراب خوردی و جہل و ظلم سے معارضہ کم فہمی سے ناشی ہے کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ عقلمند دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے زائد ہونا ضرور نہیں۔ حالانکہ یہ کلیہ مسئلہ الی کلام ہے جو مقصد والی عہد ہے وہ مقصد اللہ ہے۔ (تذکرۃ الخلیل ص ۱۳۵)

قادرینے گرام: وہابیوں کے مولوی اسماعیل لدھی قاتیل نے جیسے یہ لکھ دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر مجبور نہ ہو بل سکے۔ تو انسان کی قدرت رب تعالیٰ کی قدرت سے زیادہ ہو جائے گی۔ کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس طرح وہابیوں کے ایام اپنے حرم نے بھی اپنی کتاب المل والنحل میں یہ کفریہ عقیدہ لکھ دیا ہے کہ:

إِنَّهُ تَعَالَى قَادِرٌ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا
 إِنْ دُلُّوا لَهُ بِقُتُونٍ لَكُنَّ عَاجِزًا

اللہ تعالیٰ اپنے لیے بیٹا بنانے پر قادر ہے
 اگر وہ قادر نہ ہو تو پھر عاجز ہوگا۔

علامہ عبدالغنی النابلس علیہ الرحمۃ نے اس کا رد کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ: ہم ایام اور ابیہ اسماعیل لدھی کی مندرجہ بالا عبارات اور عقائد کفریہ کا بھی جواب ہے علامہ نابلسی فرماتے ہیں:

اس بدعتی راہنِ حرم کی بدحواسی دیکھیے
کیونکہ غافل ہوا اس قولِ شیعہ پر کیا کیا
قباحتیں لازم آتی ہیں۔ جو کسی کے وہم و
گمان میں بھی نہ سمائیں۔ اور اس کا وہم
کس طرف گیا۔ عجز تو جب ہو کہ تصور
قدرت کی طرف سے ہو۔ اور جب یہ
وجہ ہے کہ محال خود ہی تعلق قدرت کی
قابلیت نہیں رکھتا۔ تو اس سے کسی غافل
کو عجز کا وہم نہیں گزرے گا۔

ایسا اداں علامہ نابھسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

یہ تقدیر ناسد کہ اللہ تعالیٰ محاللات پر قادر ہے، وہ سخت درہمی اور برہمی کا باعث ہوگی جس کے ساتھ نہ ایمان ہے نہ اصلاً احکام عقل کا نشان۔

اس کے بعد ایسے عقائد اور نظریات کی تعلیم دینے کا انکشاف کرتے ہوئے فرماتے

مسئلہ قدرت میں اپنے حزم سے وہ
 ہلکی ہلکی بات کھلی اہل واقع ہوئی جس
 میں اس کا پیشوا اور رئیس گمراہی کے سردار
 ابلیس کے سوا کوئی نہیں

ان عقائد میں اللہ تعالیٰ کے لیے جھوٹ جیسے قبیح اور گندے عیب کی نسبت کرنے اور اس کا امکان ثابت کرنے پر ہی انکار نہیں بلکہ تمام صفات حمالیہ کے خلاف کا ملین اور تحت قدرت ہونا وصف کمال ہونے کے لیے ضروری کر دیا۔ قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
 اَلْحَيُّ وَهُوَ مُنَدَّرٌ سَبْعٌ۔ تو اب ان بد نصیبوں کے نزدیک حیات الہی جب کہ ہوگی جبکہ معاذ اللہ تعالیٰ کی موت ممکن ہو۔
 اللہ تعالیٰ علیم ہے۔ ان گناہوں کے نزدیک اس کا عالم ہونا جب ہی صفت محال ہوگا جب کہ اس کا جہاں ہونا ممکن ہو۔

اللہ تعالیٰ مالک ہے۔ مگر ان دہائیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا مالک ہونا جب ہی کمال ہوگا جبکہ اس کا مالک نہ ہونا بھی ممکن ہو۔

اکابر دہائیہ نے یہ عقیدہ گمراہ فرقہ معتزلہ سے لیا ہے۔ امام فخر الدین رازی علیہ السلام نے اپنی تفسیر بے نظیر میں معتزلہ کا عقیدہ لکھا ہے۔

قَالَتِ الْمُعْتَزَلَةُ الْاَلَمِيَّةُ تَدْرُكُ عَلَى اَنَّهُ قَادِرٌ عَلَى الظُّلْمِ لَا اَنَّهُ قَدَحٌ بِتَرْكِهِ وَمَنْ تَمَذَّجَ بِتَرْكِهِ فَعَلَّ قَبِيحٌ لَمْ يَصِحْ مِنْهُ ذَا اِلَهٍ اَلْتَمَذَّجُ اِلَّا اِذَا كَانَ هُوَ قَادِرٌ عَلَيْهِ اَلَا تَرَى اَنَّ الزَّمَانَ لَا يَبْعَثُ مِنْهُ اَنْ يَتَمَذَّجَ بِاَنَّهُ لَا يَذْهَبُ فِي الْيَلْبَابِ اِلَى الشَّرْقِ وَفِي الْقَائِمَةِ كَرَامٍ دِكْهًا وَهَاتِيكَ عَقِيدَةُ الْمُعْتَزَلَةِ كَيْفَ عَقِيدَةُ الْمُطَائِقِ سَبْعٌ فَرَقٌ صِرَتْ اِسْ قَدَرُ سَبْعٌ كَرَمِيْنِ مُعْتَزَلَةٍ نَعْلَمُ كَوْتَحْتِ قَدْرَتِ تَبَايَسَ۔ اور دہائیہ نے کذب کو دونوں اللہ تعالیٰ کے لیے عیب و نقص ثابت کر رہے ہیں۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے ان کے قول فاسد کا رد اس طرح فرمایا ہے۔
 الْجَوَابُ اَنَّهُ تَعَالَى اَلْتَمَذَّجُ بِاَنَّهُ لَا تَاْخُذُ دُيْنَةً وَلَا قَوْمًا وَلَا

جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ مدح کی جاتی ہے کہ وہ اونگھ اور نیند سے پاک

اَلْبَصِيغُ ذَا اَلَّتْ عَلَيْهِ وَتَمَذَّجُ لَا تَذْرُكُهُ اَلَا بَصَادُ وَكَمْ يَذَلُّ اَلْمُعْتَزَلَةُ عَلَى اَنَّهُ اَلْتَذْرُكَةُ اَلَا بَصَادُ۔
 ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اونگھ اور نیند اس کے لیے ممکن ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی یہ بھی مدح کی جاتی ہے کہ البصا اس کا ادراک نہیں کرتیں۔ اور معتزلہ کے نزدیک بھی یہ اس پر دلالت نہیں کرتا کہ اس کے لیے ادراک البصا ممکن ہے۔

اگرچہ کبیرہ ج ۳ مطبوعہ مصر
 اور یہی ادہائیوں کا عقیدہ اور معتزلہ کا عقیدہ میں موازنہ کیا جائے تو دونوں احوال ثابت ہوتے ہیں۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ یہی معتزلہ نے ظلم کو تحت کتب کہا ہے۔ اور دہائیوں نے کذب اور جھوٹ اور خلاف وعدہ کہا۔ دونوں اللہ تعالیٰ کے لیے عیب و نقص اور قباحت ثابت کر رہے ہیں۔

انگریزی ادہائیوں کے آئمہ کی عبارات اور نظریات سے یہ بھی لازم آیا کہ اللہ جل جلالہ اپنی اولاد پیدا کرنے۔ زنا۔ چوری اور تمام بُرے افعال حقے کر کے اس پر قادر ہے۔ غیور پر قادر ہے۔ کیونکہ جب انسان ان تمام افعال قبیحہ کرنے پر قادر ہے تو خدا کیوں قادر نہ ہو کیونکہ بقول دہائیہ اگر قادر نہ سمجھا جائے ات ہوگا کہ انسان کی قدرت رب کریم کی قدرت سے زیادہ ہے۔

خدا تعالیٰ کی قبر اور اس پر شامیانے

دہاندی اور غیر متقدم دہائیوں کے مجدد اسماعیل دہلوی قلیل نے تو اللہ تعالیٰ پر اور اس پر شامیانے بھی ثابت کو دیتے ہیں کیونکہ اس نے لکھا ہے کہ:
 "ان کی قبر کو بوسہ دے۔ سو جہل جلائے اس پر شامیانہ کھڑا کرے۔
 تو اس پر شکر کی ثابت ہوتا ہے۔" (تقویۃ الایمان ص ۱۸)

انگریز کرام اسماعیل دہلوی قلیل نے اولیاء کی قبروں کو بوسہ دینا اور جہل جلائے

اور شامیانہ کھٹا کر نے کو شرک قرار دیا ہے۔ اور شرک کی تعریف خود ہی اسی کتاب
تقریر الایمان میں جو خود اُس نے لکھی ہے وہ یہ ہے کہ:
”جو چیز اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں۔ اور اپنے بندوں کے ذمہ
نشان بندگی ٹھہرائی ہیں۔ وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرتی؟“ تقریر الایمان میں
کیا وہ جنہوں نے اپنے خدا کے لیے کوئی قربان کر لی ہے جس کو برسر دنیا اور اُس
پر موصول جہنم اور شامیانہ کھٹا کرنا خدا تعالیٰ نے اپنے لیے خاص کیا ہو۔ اور اپنے بندوں
پر نشان بندگی ٹھہرایا ہو وہ خدا کو بخشہ مانتے ہیں۔ جن پر موصول جہنم اور شامیانہ کھٹا کرنا
بندگی ہے۔ اور یہ نشان بندگی وہابیہ نجد کیس تیر تھیں جا کر ادا کرتے ہیں۔ یہ سب
کی نظر میں خدا کی عظمت و شان والی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے خود غلطیاں کرائی ہیں

مردودی صاحب اپنی کتاب تصنیفات میں اللہ تعالیٰ اور انبیاء عظام کی شان اقدس
میں گستاخی کی جسارت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:

”ان حضرات نے شاید اس امر پر غور نہیں کیا کہ عصمت و راصل انبیاء کے
لازم ذات سے نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو منصب نبوت کی ذمہ
داریاں صحیح طور پر ادا کرنے کے لیے مصلحتاً خطاؤں اور لغزشوں سے محفوظ
فرمایا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت محفوظی دیر کے لیے بھی ان سے
منفک ہو جاتے تو جس طرح عام انسانوں سے بھول چوک اور غلطی ہوتی ہے
اسی طرح انبیاء سے ہو سکتی ہے۔ اور یہ ایک لطیف نکتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے بالارادہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں
ہو جانے دی ہیں تاکہ لوگ انبیاء کو خدا نہ سمجھیں اور جان لیں کہ یہ بھی بشر
ہیں۔“ (تصنیفات ص ۵۵ ج ۲)

اللہ تعالیٰ نے انہیں کے مردودی صاحب نے آف چکوال نے یہ عبارت لکھ کر جو تبصرہ کیا ہے
اس پر اس کا جواب لکھا ہے۔

”یہ مردودی صاحب نے حسب ذیل امور کی تصریح کر دی ہے۔
۱۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے بعض دفعہ اپنی حفاظت و عصمت اٹھا لی ہے
۲۔ عام انسانوں کی طرح انبیاء سے غلطیاں ہوتی ہیں۔
۳۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ارادے سے کسی نہ کسی وقت ہر نبی سے اپنی حفاظت
اٹھا کر ان سے غلطیاں کرائی ہیں۔“

۴۔ یہ غلطیاں انبیاء سے کس لیے کرائی گئی ہیں تاکہ لوگ ان کو خدا نہ سمجھیں۔
مردودی صاحب نے ان باتوں کو انبیاء کی طرف منسوب کر کے ان کی بھی قرین
کی ہے اور نفوذ باللہ اللہ تعالیٰ کی بھی۔ کیونکہ انبیاء کرام سے اگر کوئی لغزش ہوتی
ہے تو وہ محض بھول چوک اور خطائے اجتہادی ہوا کرتی ہے۔ جو عصمت کے
خلاف نہیں ہوتی۔ اس وقت انبیاء معصوم ہوتے ہیں تو جب سے انبیاء کی لغزشوں
کو اللہ تعالیٰ کے ذمہ لگا کر مردودی صاحب نے خالق کائنات کو بھی نفوذ باللہ
دفعہ بنادیا۔“ (مردودی مذہب ص ۳۱)

یہ تھے وہابی اکابر کے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے متعلق زائے عقائد وہابی
اکابر نے تو کلمہ توحید کو بھی بدل ڈالا۔ اور اُس سے بھی زیادتی کر دی۔ چنانچہ
حقیقت کا ثبوت پیش خدمت ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کا کلمہ میں زیادتی کرنا:

ترجمہ دہلی مولوی محمد الہی القاسم بنارس نے الحمد للہ امرتسر میں لکھا ہے کہ

”میں امرتسر میں وہابیوں کا یہ عقیدہ ہے (مبتدئ و جماعت کا یہ عقیدہ برسر نہیں) (فقیر قادری)

"امجد شریف کے دور کو مدت گذر گئی۔ اسی امتداد زمانہ کی وجہ سے ان کے آزاد خیالات میں انقلاب اور بہت آگئی۔ آگئی تھی کہ اپنے پرانے درد لاء اللہ الا اللہ محض رسول اللہ کو ہی بھولنے لگے اور اس کے ساتھ نہ معلوم کیا کیا اڑاؤ کئے یہ۔"

(اخبار امجد شریف، ستمبر ۱۹۴۴ء، ۴ جولائی ۱۹۱۵ء)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِبْدُ الْجَبَّارِ إمام الله

مولوی شمس الدین امرتسری نے اپنے مسلک کے امام عبد الجبار غزنوی اور ان کے معتقدین کے متعلق لکھا ہے کہ:

"ہمارے ملک میں ایک نئی تثلیث قائم ہوئی ہے جو عیسائیوں کی تثلیث سے زیادہ مضبوط ہے۔ وہ کسی طرح نہیں چاہتے کہ کسی قومی کام میں مل کر کام کریں۔ بقول ڈپٹی محمد شریف صاحب امرتسری جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے کہ لا الہ الا اللہ عابد الجبار اس امام اللہ۔ اس سے ملنا جائز نہیں۔"

(اخبار اہل حدیث امرتسر، کالم ۳، ۵ اپریل ۱۹۱۷ء)

"تلازمین ایہ ہے غیر مقلد و تابعیوں کا حال۔ اب دیوبندی و بابیوں کا حال بھی ملاحظہ فرمائیے۔ چھوٹے میاں سو چھوٹے میاں بڑے میاں سبحان اللہ! یہ تھا غیر مقلد و تابعیوں کی تحریروں سے ثبوت، اب دیوبندی و بابیوں کے نام نہاد و مجذبات اور حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کی تحریر سے نئے کلمہ اور نئے درود شریف کی تائید اور ترغیب پیش کی جاتی ہے۔"

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اشرف على رسول الله

دیوبندیوں کا درود: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا
و مولانا اشرف علی

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک مرید تھانوی صاحب کو اپنا

کلمہ لکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

اس کلمہ میں رسول اللہ کی جگہ حضور (اشرف علی تھانوی) کا نام لکھا گیا ہے۔ اس کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی۔ کلمہ شریف میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا رہا۔ اس پر مجھ سے کہہ دیا کہ یہ کلمہ صحیح نہیں ہے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات پر اس طرح درست نہیں۔ لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔

اس کی وجہ یہی ضرورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند کلمے پڑھتا ہوں۔ لیکن اتنے میں میری حالت یہ ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا، بوجھ کر اس طاری ہو گئی، زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ نکالی۔ اس کے بعد معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔ اتنے میں بندہ اپنے خدا کے دیوار ہو گیا۔ لیکن بدن میں بدستور بے بسی تھی اور وہ اثر طاقتی بدستور تھا۔ اس حالت خواب اور بیداری میں حضور اشرف علی کا ہی خیال تھا۔ لیکن بعد میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ دوبارہ اس سے دور کیا جاوے۔ اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے۔

تذکرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں :

اللہ صمد علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی
عالمکونین اب سیدار ہوں، خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں۔ مجبور ہوں، زبان
اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں
رفتہ رہی۔ خوب رویا۔ اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث
محبت ہیں۔ کہا تک عرض کروں ؟

مولوی اشرف علی تھانوی نے اسکا جواب جو اپنے مرید کو دیا
وہ یہ ہے :

جواب : اس واقعہ میں تسلی یعنی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ
تعالیٰ متبع سنت ہے۔

۲۲ سوال ۳۳۲

(رسالہ الامداد ص ۳۳۲ بابت ص ۳۳۲)

قارئین کرام ! دیوبندی داعیوں کے نام نہاد مجدد اور حکیم الامت
اشرف علی تھانوی نے اپنے مرید کو تبرک کرنے کی نصیحت نہیں کی اور یہاں تک
کہ یہ بھی نہیں لکھا کہ یہ شیطان فی دوسو ہے بلکہ جواب میں اس کی حوصلہ افزائی اور
تائید کر دی۔

مولوی اشرف علی تھانوی کے جواب کو پڑھ کر عوام یہ کہنے میں حق بجانب ہیں
کہ جو کام مرزا قادیانی سے نہیں ہو سکا۔ وہ دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی
تھانوی نے کر دیا ہے۔ نیز دیوبندیوں کے نزدیک الصلوٰۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ - پر درود شریف پڑھنے والا مشرک اور کافر ہے مگر اللہ تعالیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اشرف علی پڑھنے والا مسلمان اور موحّد ہے۔

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے
بہفت روزہ الحمدیث کا تبصرہ | اس خواب پر الحمدیث حضرات کے بہت

الحمدیث " لاہور کا تبصرہ بھی قابل غور ہے۔ جو کہ درج کیا جاتا ہے۔

اس خواب کا واقعہ دراصل مرشد و مرید کا سمجھا بوجھا منصوبہ اور دونوں ہی
اس سازش کا نتیجہ ہے۔ اگر یہ جھوٹا عذر بغرض محال مان بھی لیا جائے کہ مرید کی
ان بے قابو ہو گئی تھی اور بے اختیاری میں یہ فقرہ نکل گیا تھا تو تعجب اس پر ہے
کہ مرشد تو ہوش میں تھے۔ اور ان کا قلم اختیار میں تھا تو پھر مرید کو سرزنش
کے بجائے حوصلہ افزا جواب کیوں لکھ بھیجا ؟ اب قارئین ہی انصاف سے
جملہ فرمائیں کیا تبلیغی جماعت اس قسم کی باتوں کی بھی تبلیغ کرے گی ؟ اور مسلمانوں
تھانوی کا کلمہ پڑھو اگر ان کی امت میں داخل کرائے گی ؟

بعضوں کا یہ شبہ بجا معلوم ہوتا ہے کہ یہ جماعت اب نہیں
پھر کبھی نہ کبھی اس تبلیغی جدوجہد کی آڑ میں ایک اور تحریک

پیش کرنے کا منصوبہ

م دے دے گی۔ اس دعوت و تبلیغ کے پردے سے پورے تقدس کے ساتھ
کوئی نہ کوئی پیغمبرانہ منصب پر جلوہ گر ہو جائے گا۔ کیونکہ اس سے پہلے بھی اسی
طوائف کے سلسلہ میں کڑیوں میں سے تین اکابر دیوبند مولانا نانوتوی مولانا
لوہی اور مولانا الیاس نے اپنے آپ کو پیغمبرانہ سطح پر پہنچانے کی کوشش کی ہے
بہ جماعت اسی قسم کے تجدیدی کارناموں کی تکمیل کرنا چاہتی ہے تو ایک اور
فتنہ کو جنم دینے کے لیے راہ ہموار کرنے کی صورت کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے
تعالیٰ وہ مٹوئس دن نہ دکھائے اس جماعت سے وابستہ تینوں مولاناؤں
کیاں طور پر منصب نبوت کی طرف پیش قدمی کی ہے پھر ان تینوں پیشواؤں
مشرک اقدامات کی کیا تاویل ہو سکتی ہے بس یہی کہا جاسکتا ہے کہ ان میں سے
ایک نے پیغمبر کی سطح پر پہنچنے کی کوشش کر کے بددالوں کے لیے راستہ
دار کیا ہے۔ (مختصر الخطا) (بہفت روزہ الحمدیث لاہور ۲۶ جولائی)

حقیقت احمدیث نے جو لکھا ہے بالکل ٹھیک لکھا ہے ہم بھی ان سے متفق ہیں لیکن ان کو اپنے سردار احمدیث مولوی شام اللہ صاحب امرتسری کے فتوے کو بھی بولنا چاہیے جس میں انہوں نے مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز قرار دیا ہے مرزاتن کے ساتھ نکاح بھی جائز قرار دیا ہے۔ دونوں فتوے پیش خدمت ہیں

شناختی فتوے

مرزائی کو امام بنانا از روئے حدیث شریف جائز نہیں ہے
 اَجْعَلُوا اٰمَتَكُمْ خِيَاْسَرَكُمْ اپنے میں سے اچھے لوگو کو امام بنایا کرو۔ بنانے کا گناہ الگ رہا نماز ادا ہو جاتے گی۔ حدیث میں ہے
 صَلَّوْا خَلْفَ كُلِّ نَبِيٍّ وَفَاجِئُوْهُ بِرَايِكُمْ نِيْكٌ وَبِدِكُمْ پِچھے نماز پڑھ لیا کرو یعنی اگر وہ جماعت کر رہا ہو تو ملجاؤ۔ وَارْكَعُوْا مَعَ التَّارِكِيْنَ۔

د اخبار احمدیث امرتسر ص ۱۱۲ کالم نمبر ۲۔ ۲۱ مئی ۱۹۱۲ء
 میر اندھیب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتدار جائز ہے۔

چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی د اخبار احمدیث امرتسر ص ۱۱۲ اپریل ۱۹۱۵ء

مرزاتن سے نکاح | س ۱۔ باپ بیٹی دونوں مرزائی ہیں لیکن غیر مرزائی مرد سے نکاح پر دونوں رضامند ہیں۔ نکاح جائز ہے یا نہ جبکہ ناکح اور منکوحہ اپنے اپنے مذہب پر قائم رہیں۔

ج ۱۔ اگر عورت مرزاتن ہے تو اور علماء کی رائے ممکن ہے مخالف ہو میرے ناقص علم میں نکاح جائز ہے۔
 (احمدیث امرتسر ص ۱۱۲ کالم نمبر ۲۱ مئی ۱۹۱۲ء)

مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت | مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اگر تردید مرزائیت میں فلس ہے تو ان کو چاہیے کہ شخصیت پرستی

لاتے طلاق رکھ کر اس خواب کو بار بار پڑھیں اور ان علماء سے لا تعلقی کا اعلان کریں۔ ایسے کفریہ باتوں کی پشت پناہی کرتے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کے علاوہ دیوبندی حضرات کے مفتی اعظم جمعیت علماء ہند کے صدر مفتی کفایت اللہ دہلوی نے نسلی مرزائیوں کو اہل کتاب قرار دیا ہے۔ سوال و جواب دونوں درج ہیں۔

نسلی مرزائی اہل کتاب ہیں | سوال ۱۔ آنجناب نے مرزائیوں کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ارسال فرمایا ہے کہ مرزائی کو اہل کتاب کا حکم دیا جائے گا۔ یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ کیسے اہل کتاب ہو ہیں مفصل دلائل ارشاد فرمائیں ۶

جواب ۱۔ نسلی مرزائی اسی طرح اہل کتاب کے حکم میں ہیں۔ جس طرح یہود و نصاریٰ شامی میں اس مسئلہ کی بحث ہے۔ اور یہی راجح ہے۔

(کفایت المفتی ص ۲۱ جلد اول مطبوعہ کراچی)

نسلی مرزائی کا ذبیحہ جائز | مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی دیوبندی نے نسلی مرزائی کا ذبیحہ جائز قرار دیا ہے۔ سوال اور جواب دونوں پیش خدمت ہیں۔

سوال ۱۔ جو شخص احمدی فرقہ (المعروف مرزائی فرقہ) سے تعلق رکھنے والا ہو خواہ آنجنابی کو نبی ماننا ہو یا مجدد اور ولی و میزہ۔ اس کے ہاتھ کا مذبحہ حلال ہے یا نہ؟
 (المستفتی ص ۲۶۹ عبد اللہ مہاوی پور)

جواب ۱۔ اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے یعنی اس کے باپ مرزائی نہ تھے۔ تو یہ مرتد ہے اس کے ہاتھ ذبیحہ درست نہیں۔

- (۱) لولا لہم خلقت الاذلہ (حقیقۃ الوحی ص ۹۹)
 (۲) میرا الہم ہے وما یطلق عن اللہوی (۱۰۰ ص ۳)
 (۳) وما الہم الا رحمۃ للعالمین (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۰)
 (۴) انک لمن المرسلین (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۰)
 (۵) انانی ما المرسلات احد اص العالمین (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۰)
 (۶) اللہ معک یطوہا یناقضت (صمیر انجام آتھم ص ۱۰۰)
 (۷) مجھے جو میں کوثر ملے گا انا عظیم الشان (صمیر انجام آتھم ص ۱۰۰)
 (۸) میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہو ہوا اللہ ہوں را یقینی فی المناہ علیہ اللہ یتقدت انی ہو خلقت
 السموات والارض (آئینہ کلمات مرزا ص ۱۰۰)

۱۲۸۰ میرے مریدوں میں میرے سے لڑی نہ کیا یا کسی (فتاویٰ احمدیہ ص ۱۰۰)
 ہر شخص مرزا کا والی کا ان اقوال میں مصدق ہو اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ زوجیت کرنا جائز
 ہے یا نہیں اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟
 اور ۱۲۸۱ جواب۔ مرزا شام احمد کا دہائی کے یہ اقوال جو سوال میں نقل کیے گئے ہیں اکثر ان میں سے میرے بچے
 کو ملے ہیں ان کے علاوہ میں ان کے بچے شامہ والی ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد جانے کے لئے کافی ہیں پس خود
 صاحب اور جو شخص ان کا ان کلمات کو غریب میں مصدق ہو صاحب کا فریاد اور ان کے ساتھ اس میں تعلقات
 سادہ و غیر رکھنا حرام ہے۔ تب تب کہ مرزا صاحب اور ان کے بانشینوں نے مریدوں کو غیر مرزائی کا جہانہ ٹھہرا
 کیا اور چاہیں اور غیر احمدی انہیں مسلمان سمجھ کر ان کے ساتھ رہنے لگے کریں آخر فطرت میں کوئی چیز ہے۔

سوال

دو شخص صدی فرقہ المعروف مرزائی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں خواہ مرزا آجہائی کو بھی ماننا ہو یا نہ ہو
 اور اول و آخر اس کے لئے اہل کا مذکورہ حال ہے یا حرام؟ المستفتی ص ۱۰۰ عبد اللہ (بھاو پور)
 ۱۲۸۱ جواب۔ اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے یعنی اس کے مان باپ مرزائی ہے تو یہ مرتد
 ہے یا نہ؟ کا ذکر درست نہیں۔ لیکن اگر اس کے مان باپ یا اس میں سے کوئی ایک مرزائی تھا تو یہ اہل کتب
 ہے اور اس کے اہل کا ذکر درست ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہلی۔

کفایت المفتی صفحہ ۳۱۳ کا اصل فوٹو

لیکن اگر اس کے مان باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرزائی تھا تو یہ اہل کتب
 کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذکر صحیح درست ہے۔

(محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہلی)

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت والے احباب سے ہمارا مطالبہ ہے کہ اگر واقعی
 آپ مرزائیت اور مرزائی نوازوں کے خلاف ہیں۔ تو مولوی اشرف علی تھانوی
 مولوی قاسم نانوتوی۔ مولوی شہار اللہ امرتسری اور مفتی کفایت اللہ دہلوی دیوبند
 اور اہل حدیث اکابر سے متعلق بھی کوئی اشتہار اور پمفلٹ شائع کر کے ان کی اور اپنی
 پوزیشن واضح کریں۔

لیکن مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کسی بھی اپنے ان اکابر کے خلاف کچھ بھی نہ کہے
 گئے جس سے عیاں ہے کہ تردید مرزائیت میں یہ لوگ خلص نہیں مقصد صرف شہرت
 مرکزی مجلس تاجدار ختم نبوت | تردید مرزائیت کے لیے جو کہ خالص اہل
 و جماعت کی تنظیم ہے ان تمام دیوبندی
 اہل حدیث اکابر کی محنت مخالفت ہے جو مرزائی نواز ہیں۔

یاد رہے کہ مرزائیت کی تردید میں سب سے پہلے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل
 مجدد دین و ملت۔ تاجدار بریلی شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کتاب
 لکھی۔ قادیان شہر میں تردید مرزائیت میں سب سے پہلے جو جلسہ ہوا۔
 اہلسنت و جماعت کا ہوا۔ عالم ربانی، عارف حقانی پیر سید مہر علی شاہ گورکھ
 اور امیر ملت محدث علی پوری پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علیہما الرحمۃ نے
 قادیانی دجال کو مناظرہ اور مباحثہ کے لیے لکھا۔ مگر مرزا قادیانی مقابلہ میں نہ آیا
 مجلس تحفظ ختم نبوت نے کسی بھی اپنی تقریر و تحریر میں ان کا ذکر نہیں کیا۔ وہ اس
 لیے کہ یہ سستی تھی۔

(نوٹ) صفحہ ۳۱۳ کفایت المفتی صفحہ ۳۱۳ کا فوٹو کاپی ہے۔

قاری نے کلامِ اہلِ بیتِ مجتہدین دیوبند یہ کے اکابر کی محمدِ ماحد توحید کے نمونے دیکھے۔ یہ ہر روز توحید توحید کا ڈھنڈورا پیٹنے والے اور مسلمانوں کو کافر اور مشرک بنانے والے نامِ بناد توحید کے ٹھیکیداروں کی توحید کا حال۔ جو قرآن و حدیث کے بالکل خلاف ہے۔

اب آپ خود ہی قیاس فرمائیں کہ جن کے اکابر کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی یہ شان جو کہ سب سے بڑا بھی نہ ہو۔ جھوٹ بھی بول سکتا ہو۔ بے علم بھی جو بکا وغبار۔ چال چلنے والا۔ بھول جانے والا۔

عیوب و نقائص کا امکان بھی ہو اور دیگر ذلیل اور قبیح افعال کا سرزد ہونا جس سے ممکن ہو ایسے فرقہ کے لوگوں نے دینِ اسلام اور قرآن و سنت کو کیا کج اور اس کی کیا تبلیغ و اشاعت ہوگی۔

نیز جن حضرات کے نزدیک خدا تعالیٰ جل جلالہ کا یہ مقام ہے ان کے نزدیک سرورِ انبیاء حبیبِ خدا۔ رازدارِ رب العلاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر مرسلین عظام اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کیا قدر و منزلت اور رفعت و عظمت ہوگی۔ درحقیقت خداوندِ کریم عز اسمہ کے متعلق ان کے عقائد باطلہ اسی لیے ہیں کہ ان وہابیوں کے سینے میں عشقِ رسول سے خالی ہیں کیونکہ جن دلوں میں عشقِ مصطفیٰ موجود ہے انہی دلوں کو خدا تعالیٰ کی معرفت اور قیامِ توحید و عظمت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کثرتِ تہلیلِ رسول میں سے کوئی ولی اللہ نہیں ہوا۔

نوٹ: کتاب میں درج کردہ حوالہ جات کے فوٹو اگر مطلوب ہوں تو ڈاک کے ذریعہ فرج بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

ضمیمہ

اس پر فتن دور میں جہاں اخلاقی۔ معاشرتی وغیرہ سینکڑوں خرابیاں ہیں۔ ان عقائد کی خرابیاں بھی بدرجہ اولیٰ ہیں جیسے خوردنی اشیاء میں ملاوٹ کرنے کا گرم ہے اسی طرح عقائد میں ملاوٹ کرنے والے حضرات بھی زوروں پر ہیں۔ یہ عقائدوں سے بچو۔ "استہدات" اخباروں اور رسالوں میں بلکہ ریڈیو۔ ٹی۔ وی میں ملتے ہوں گے۔ اسی طرح انگریز نے پاک و ہند میں ایک سازش کے تحت اسلام کے نام پر مختلف مذاہب اور فرقوں کی داغ بیل ڈالی۔ اور ان کی سرپرستی کی ان گروہوں کے علماء کو جاگیریں دیں اور خطابات سے بھی نوازا۔

جن مقاصد کے لیے انگریز نے ان کو خوش کیا اور سرپرستی کی، ان میں اولین مقصد یہ تھا کہ صرف مسلمان کے دلوں سے اللہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عظیم و توقیر کو ختم کرنا تھا۔ جس میں انگریز کامیاب ہو گیا۔ اس دور میں کچھ کتابیں اور رسالے زمانہ ہیں۔ بمنظر عام پر آئیں۔ جن میں تعظیمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفر اور کفر قرار دیا گیا۔

مثلاً نہ کرنا یعنی یا رسول اللہ کہنا۔ مدد کے لیے پکارنا۔ بے مثل ماننا۔ امکان۔ حاضر و ناظر۔ مالک و مختار۔ علم غیب۔ روضہ مقدسہ کا ارادہ کر کے سفر کرنا۔ سنانا۔ نورانیت۔ وسیلہ۔ نفع رساں۔ فریاد رس۔ دور دراز سے سننا۔ بات النبی وغیرہم عقائد و نظریات پر ایمان رکھنا ان کے نزدیک کفر و شرک ہے۔ لیکن حیرت کا مقام ہے کہ اپنے علماء سے متعلق یہی عقائد اور نظریات رکھنا ان کے نزدیک عین ایمان اور اسلام ہے۔ اس کتاب میں ان کے مسلک کی کتابوں سے ان کے اپنے علماء سے متعلق یہی نظریات درج کئے گئے ہیں اور فیصلہ مسلم عوام پر

چھوڑ دیا ہے۔ کیا ان دیوبندی اور اہلحدیث حضرات کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ اپنے علماء کا مقام و احترام ہے؟ یہ سب کچھ انہوں نے اپنے آقا اور اپنی سرکار انگریز کو خوش کرنے کیلئے کیا ہے لیکن مسلمان کاشیوا اور عقیدہ شاعر مشرق حکیم الامت علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے کیا خوب بیان فرمایا ہے۔

در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ است
آبروئے مازنامِ مصطفیٰ است

اہلسنت و جماعت کا حقیقی ترجمان ہے



سالانہ چندہ ۱۵ روپے — ماہانہ ۱۵ روپے

قرآن و سنت کی تعلیمات کا پیکر۔ آج ہی اپنے نام سال بھر کے لیے جاری کر آئیے!

ترسیل نہ کر پتہ دفتر ماہنامہ طیبہ تحصیل بازار سیالکوٹ

دہائیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اپنے مولویوں کا مقام ہے

دہائیوں کے نزدیک صرف نذایا رسول اللہ یا نبی اللہ یا حبیب اللہ گناہگار ہے۔ مگر حبیب دہائیوں کے سردار مولوی شہار اللہ صاحب مرجائیں اور ان کے مرثیے کے بعد ان کو صرف نذایا سے دہائی پکاریں تو مشرک نہ ہو۔ اور کچھ سوچ رہیں۔

اے شہار اللہ اے شیر خدا تے لم یزل

قاسم علم الہی پس کر علم و عمل

اے زعیم قوم و خیر امت خیر الامم!

کاش آجائے تیرا پھر سے وجود مستم

اے مسافر تیز رفتاری تجھے اچھی نہ تھی

چھوڑ دینی جائے سرداری تجھے اچھی نہ تھی

اے مناظر ہائے تو باغ جناں سے کیا گیا!

تیرے علم سے اپنے شیادوں کا دل برہا گیا

مولوی محمد جوگاندہ صاحب میرا اخبار دہلی کے مرنے کے بعد صرف نذایا سے

اے فضل ہستم علیہم ترا با!

اے جہرا حاطا الا حجار

(اخبار محمدی دہلی منگ یکم جنوری ۱۹۴۲ء)

دہا سید سنجیدہ کے مدرسہ رحمانیہ دہلی کے بھی دہائیوں نے حرفِ نذایا سے یوں پکارا

ہے غمگین رحمانیہ اسے نوبہار مقتدر
مر جا کیس شان سے عالم میں ہے تو جلد گر

تو نے ایسی راحتیں دیں اسے مکانِ علم و فن
تیری جانب آگئے خود عاشقانِ علم و فن !

یوں نوازش تو نے کی اسے بوستانِ علم و فن

کامران ہونے لگے سب طالبانِ علم و فن
(اخبار محمدی دہلے سے ملائیم انجمن مسلمانان ہند)
وہابیوں کے نزدیک حبیبِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کو چارہ جو بھنا شرک ہے مگر مولوی ثناء اللہ امرتسری کو وہابی چارہ جو کہیں تو
مسلمان کے مسلمان رہیں۔ وہابیوں کے نزدیک امام الانبیا علیہ السلام و الثناء
کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے مگر ثناء اللہ امرتسری کو وہابی قاسمِ علم الہی سمجھیں تو ان
پر شرک کا فتویٰ نہ لگے۔

وہابیوں کے نزدیک حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اُمت کا
والی۔ وسیلہ حاجت روا اور مایہ بے مایگان سمجھنا شرک مگر امرتسری کو مایہ بے
مایگان سمجھنا عین توحید ہے :

اسے امان مسلمان ! اسے سرور ہندوستان
اسے شفیق دشمنان ! اسے چارہ جوئے دوستان
اسے زبان بے زبان ! اسے مایہ بے مایگان !
نازنی حسن بیاں ! اسے شوکت شیر وستان

اسے ثناء اللہ ! اسے شیرِ خدا ہے علم یزید
قاسمِ علم الہی پیکرِ عظم و عمل
(سیرت ثنائی شمس)

یوں پورا اسے ثناء اللہ عالی مقام
آپ کو اللہ نے بکشا تھا کارِ مہربانی

(سیرت ثنائی شمس)

وہابیوں کے نزدیک سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مدد کے لیے پکارنا
ال کو مدد گار سمجھنا شرک و کفر ہے مگر نواب صدیق حسن بھوپالوی (جو وہابیوں کا
بھٹ اور مفسر ہے) اپنے فرقہ کے قاضی شوکانی کو مدد کے لیے پکارے اور مددگار
کے زوال کا مل ہی رہے۔

زمرہ رائے در افتاد بار بابِ سنن !

شیخ سنت مدد سے قاضی شوکانی مدد سے

(نفع الطیب شمس)

وہابیوں کے نزدیک رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاریِ شل بشر ہیں مگر
اس کے نزدیک مولوی ثناء اللہ امرتسری کا کوئی ثانی نہیں تھا۔

اسے گل گلزار وحدت تیرا ثانی کون بھٹ !

گر دیا جس نے انگ دودھ اور پانی کون تھا

(سیرت ثنائی شمس)

وہابیوں کے نزدیک خدا اگر چاہے تو کر ڈوں محمد پیدا کر ڈالے مگر اپنے مولوی
ثناء اللہ امرتسری کے متعلق عقیدہ ہے کہ :

اسے ثناء اللہ تیرے بعد اب کوئی نہیں

قادی کی کتب خانہ تحصیل اوریا کوٹ سے مل سکتی ہے۔

حبیبِ مصطفیٰ نواب صدیق حسن بھوپالوی

کون ہے وہ آنکھ تیرے غم میں جبروتی نہیں
(سیرت ثنائی ص ۱۸۸)
وہابیوں کے نزدیک احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انتقال کے بعد پھر دنیا
میں تشریف نہیں لاسکتے مگر اپنے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مرنے کے بعد پھر دنیا میں
آنے کے متعلق اس طرح عرض گزار ہیں:

پھر رہے ہیں منکرین حق کیے سر بلند!
لے کے آجا اپنی تیغ زباں سیف قلم
(سیرت ثنائی ص ۱۸۸)
اب نہیں ہرگز لڑیں گے تیرے رٹنے کبھی!
آ تو جا کیمبار روشن پھر جو اسے تیغ حرم

(سیرت ثنائی ص ۱۸۸)
وہابیوں کا عقیدہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کہ محمد
علی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوا۔ مگر اپنی جماعت کے مولوی عبداللہ غزنوی کے
متعلق عقیدہ ہے کہ وہ مستجاب الدعوات تھے۔ (دواؤ غزنوی ص ۱۸۸)
وہابیوں کا رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق عقیدہ ہے کہ وہ
نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں، مگر اپنے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق
عقیدہ ہے۔

آج ہر فرد بشر غم میں ہے ان کے غم
اٹھ گئی آہ جماعت سے مجسم برکت!

(سیرت ثنائی ص ۱۸۸)
وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صاحب دلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
اور اولیاء کاملین علیہم الرضوان کا عرس پاک کرنا بدعت اور ناجائز ہے۔
مگر ان کے اپنے مولوی امام عبدالوہاب دہلوی کے کا ہر سال عرس منایا جاتا ہے

امام عبداللہ دہلوی نے شائع کیا ہے:
دہلی میں ہر سال عبدالوہاب صاحب آنجنابی بانی فرقہ امامیہ کا عرس
ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح اس سال بھی اس کے فرزند نے باپ کی یاد
آزاد کرنے کے لیے بتاریخ ۲۸ فروری ۱۹۳۹ء کو عرس رچایا۔
(اخبار محمدی دہلی شوالیکم اپریل ۱۹۳۹ء)
وہابیوں کے نزدیک نبی غیب دان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب اور
علی کی خبر نہیں ہے۔ مگر وہابیوں کے مولویوں کو کل کی خبر بھی ہے۔ اور وہ خود علم کے
دے دے بھی ہیں جیسا کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے مرنے کے بعد ایک وہابی مولوی
والہیہ عبدالصمد صاحب اختر جو دھپوری امرتسری کے جنت میں سدھارنے کی خبر
دے رہے ہیں۔

تھے وہ اسلام کے مشہور مناظر والہ
آہ دنیا سے کیا کوچ سدھارے جنت!
(سیرت ثنائی ص ۱۸۸)
اسے فقیہ وقت۔ اسے گنجینہ علم و عمل
آپ کو بخش تھا حق نے اور چ ماہ و شتری
(سیرت ثنائی ص ۱۸۸)

وہ عالم تھا۔ مجاہد تھا۔ محدث تھا زمانے کا!
وہ ہر میدان کا غازی مجتہد تھا زمانے کا!
وہ بحر علم تھا جس وقت طغیانی میں آتا تھا
مناظر بالمقابل کا کلیجہ کانپ جاتا تھا
مناظر تھا۔ مجاہد تھا۔ وہ سب علموں میں علم تھا
غرض وہ قوم اپنی میں سپہ سالار اعظم تھا
(سیرت ثنائی ص ۱۸۸)

کبھی اُس نے نظر ڈالی نہ تھی اسبابِ زینت پر
خدا رحمت کرے اس پاک باز و پاک طینت پر

(سیرتِ ثنائی ص ۳۱۶)

وہابیوں کے نزدیک سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قولِ مبارک قرآن
کی تفسیر میں حجت نہیں۔ مگر ثناء اللہ امرتسری کے اسلام میں حجت قرار دے رہے ہیں

آپ شیخ الاذکیا حجتہ الاسلام تھے

آپ کے حق میں تقاضیاً تبرکاتِ لباسِ سروری

(سیرتِ ثنائی ص ۳۱۶)

وہابیوں کے نزدیک مشافعِ روضہ جزا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مزار پر انوار
پر ارادہ کر کے جانا شرک ہے۔ مگر وہابیوں کے امام عبداللہ غزنوی نے اپنے دادا
کی قبر کو مرجعِ خلافت لکھا ہے۔ (داؤد غزنوی ص ۲۲۳)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ نگاہِ نبی سے یا زیارت سے کچھ نہیں ہوتا مگر اپنے
مولوی عبداللہ غزنوی کے متعلق یہ لکھا ہے کہ:

بعض لوگ محض آپ کی صحبت میں بیٹھنے سے اور بعض صرف
آپ کی زیارت سے صاحبِ حال ہو گئے۔ اور ان پر فضائی کیفیت

(داؤد غزنوی ص ۲۲۳)

طاری ہو گئیں۔ وہابیوں کا اپنے مجددِ اعظم محمد بن عبد الوہاب نجدی کے متعلق عقیدہ ہے کہ:
آپ کا دروازہ سر درِ مُندوں کے لیے ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔

(محمد بن عبد الوہاب نہ مصنف احمد عبد الغفور عطار)

اے مولوی دار و دروغ غزنوی کے دادا ہیں۔

نکہ پروفیسر محمد شریف اشرفی لال پوری نے محمد عبد الوہاب نجدی کو مجددِ اعظم
لکھا ہے۔ (مجموعہ التوحید ص ۱)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی ولی کے تبرکات سے کچھ فائدہ اور نفع
نہیں ہوتا مگر اپنے مولوی عبداللہ غزنوی کے متعلق لکھا ہے کہ:

حضرت کے لباس سے بھی استفادہ کرنے والوں کو فیض
ماصل ہوا۔ ایک طالب علم محض پوچھنے اٹھانے سے وجد میں آ گیا۔

اسی وجہ سے وہ طالب علم مریدِ پوچھنے کے نام سے مشہور ہوا۔
(داؤد غزنوی ص ۲۲۳)

وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یومِ میلاد منانا اور
یومِ بدعت ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ امرتسری کا دن منانے کے لیے تمام
(انہوں) سے اپیل کی جا رہی ہے کہ:

”جس دن حضرت مولانا (ثناء اللہ امرتسری) زخمی ہوئے (۹ شعبان)

ہمیشہ کے لیے یومِ التبلیغ بنایا جاتے۔ اور اس دن سب ائمہ حدیث

دن بھر سب کام چھوڑ کر مذہبِ ائمہ حدیث کی طرف اختیار کر گئے تھے

لفظوں میں صاف صاف دعوت دیں: ”شیخ توحیدؒ کو مبعودہ امرتسری

سرکارِ سندھ نا آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک کلمہ شریف کی دوسری جزو میں نبی یا رسول کا ذاتی نام

صدقاتی نام آیا ہے۔ مگر وہابیوں نے اپنے مولوی عبد الجبار غزنوی کے کا نام بھی دوسری

جزو کے طور پر استعمال کیا ہے۔ دیکھیے اصل عبارت۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے

ہیں کہ:

”ہمارے ملک میں ایک نئی تثلیث قائم ہوئی ہے۔ جو عیسائیوں کی

تثلیث سے زیادہ مضبوط ہے۔ وہ کسی طرح نہیں چاہتے کہ کسی قومی

کام میں ملکر کام کریں بقولِ ڈیٹی محمد شریف صاحب امرتسری

جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے کہ لا الہ الا اللہ عبد الجبار امام اللہ۔

اس سے ملنا جائز نہیں۔ (اخبار ائمہ حدیث امرتسری کا نمبر ۵ اپریل ۱۹۱۲ء)

کلمہ شریف میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کسی قسم کی ناپاکی
نے فرمائی مگر وہابی اسے دلیل اور بہادر ٹیٹلے ہیں کہ کلمہ میں نامعلوم کیا گیا
ایزا دیا کہ اس کا تذکرہ خود مولوی ابراہیم القاسم بناری کا ٹکڑی سے
ان الفاظ میں کیا ہے :

اصل یہ ہے کہ المحدث کے دور کو ایک مدت گزر گئی اسی
استدرا زمانہ کی وجہ سے ان کے آزاد خیالات میں انقلاب اور
بہمت میں پستی آگئی۔ جسے کہ اپنے پُرانے ورد لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ کو بھی بھولنے لگے۔ اور اس کے ساتھ نہ معلوم کیا کیا
ایزا دیے ! (اخبار المحدث اترقہ ۱۹۱۵ء جولائی)

وہابی سرور کائنات مہر موجودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کو اپنی مثل بشر سمجھتے ہیں مگر سید احمد بریلوی کے متعلق ان کے امام اسماعیل دہلوی
نے کتاب صراط مستقیم

مبنیہ ضعیف محمد اسماعیل عرض کرتا ہے کہ اس کمترین پرفہم تعالیٰ
کی بیشمار نعمتیں ہیں۔ اور سب سے بڑی نعمت ہادی زمانہ مرشد یکا نہ حضرت
سید احمد صاحب کی محض ہدایت منزل میں حاضر ہونا ہے۔ اللہ
تعالیٰ تمام مسلمانوں کو آپ کے دیر تک زندہ رکھنے سے فائدہ
دے ! (صراط مستقیم ص ۱)

وہابی نبی پاک صاحب لولا کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ
رکھنا کہ آپ کل کی خبر رکھتے ہیں یا آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے کا علم رکھتے ہیں
کو شرک و کفر قرار دیتے ہیں۔ مگر اپنے مجدد و محمد بن عبد الوہاب نجدی کے
متعلق ان کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ آئندہ ہونے والے معاملات کی خبر رکھتے
ہیں جیسا کہ کتاب محمد بن عبد الوہاب کے مصنف احمد عبد الغفور عطار اور اس
کے مترجم وہابیوں کے شیخ المحدث ابراہیم القاسم محمد عبدہ الفلاح نے لکھا ہے۔

اگر تم لا الہ الا اللہ کی ادا کے لیے
آگاہ ہو جاؤ تو میں امید کرتا ہوں۔
اللہ تعالیٰ و تملک
اور نجد اور اس کے اعراب کے تم مالک بن جاؤ گے
(محمد بن عبد الوہاب ص ۱۵)

وہابی نجدیہ کے نزدیک حبیب رب العالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ
وہ وسلم کے نفع اور فیض سے زمین والے فیضاب ہیں۔ یہ عقیدہ رکھنا وہابیوں
کے نزدیک حبیب رب العالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق
عقیدہ رکھنا کہ آپ کے نفع اور فیض سے زمین والے فیضاب ہیں بشرک ہے مگر ان
اپنے مولوی میاں نذیر حسین کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ :

وہ کون سیدنا مولوی نذیر حسین !
کہ جس کے فیض سے مستفیض اہل زمین

(معیار الحق ص ۲۵)

وہابی نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مجمع علوم نہیں سمجھتے نیز نبی اکرم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امتناع نظر کے قائل نہیں ہیں مگر اپنے فرقہ کے بزرگ میاں
نذیر حسین دہلوی کے متعلق ان کا ان ہر دو مسئلہ میں عقیدہ یہ ہے کہ :

عجیب ذات ہے کیا مجمع علوم و فنون
کہ جس کا آج نہیں ہند میں نظیر و قرین

(معیار الحق ص ۲۵ مطبوعہ دہلی)

وہابیوں کے نزدیک تو میاں نذیر حسین دہلوی کی کتاب معیار الحق
جسے مثل کہتا ہے۔

ہستیصال تقلید معین !
وریں عالم بود بے مثل کیا !
(معیار الحق ص ۲۵ مطبوعہ دہلی)

وہابیوں کے نزدیک محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نورانا شریک ہے مگر اپنے فرقہ کے مولوی میاں نذیر حسین دہلوی کی کتاب معیار الحق کے حروف کو نور مانتے ہوئے لکھتے ہیں:

ز نور حرف او ہر دیدہ بینا
ز طبعش خوش دل تجلی
ز نور او منور چشم حق بینے
(معیار الحق ص ۲۷)

وہابیہ کے امام میاں نذیر حسین دہلوی کے فتاویٰ میں ایک مولوی نور الحسن صاحب کی مہر ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

”ز نور الحسن جہاں شد منور: (فتاویٰ نذیریہ ص ۲۹ ج ۱ مطبوعہ دہلی)
مولوی نور الحسن کے نور سے جہاں منور ہو گیا۔ مولوی کے نور سے جہاں منور ہو گیا
پر عقیدہ ہے مگر امام المسلمین کے نور سے جہاں منور ہو گیا کہنا ان کے نزدیک شرک ہے
دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے امام اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ:
”یعنی جو کہہ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر
میں خواہ آخرت میں۔ سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔ نہ ہی کو نہ ولی
کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔“ (تقویتہ الایمان ص ۱۲)

لیکن اپنے پیرو مرشد سید احمد کے متعلق اس کا عقیدہ یہ ہے کہ:
”روئے حضرت جل و علا دست راست ایشان را بدست قدرت
خود گرفت و چیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع و بدیع بود پیش
روئے حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا این چنین دادام و چیزے ہائے
دیگر ہم خواہم دادا کہ شخصہ بجانب حضرت ایشان استدعائے
بیعت نمود حضرت در ان زمان علی العموم اخذ بیعت نمی کردند بنا علیہ
آن شخص را ہم قبول فرمودند ان شخص بیش از ہمیشہ الحاح کرد حضرت
ایشان با ان شخص فرمودند کہ یک دور و ز توقف باید کرد بعد از ان ہر چہ

مناسب وقت خواهد شد۔ یہاں عمل خواهد آمد باز حضرت ایشان بنا بر
استفسار و استیذان بجانب حضرت حق متوجہ شد نہ عرض نمودند
کہ بندہ ازندگان تو استدعائی کند کہ بیعت بمن نماید تو دوست مرا
گرفتہ و ہر کردی عالم دست کسے را می گیر و پاس دست گیری ہمیشہ
می کند و اوصاف ترا با خلاق مخلوقات ہیچ نسبت نیست پس در ان
معاملہ چہ منظور است اذ ان طرف حکم شد کہ ہر کہ بروست تو بیعت
خواہد کرد و گو لکھو کھا با شد ہر یک را کفایت خواہم کرد۔“

(صراط مستقیم فارسی ص ۱۲۷ مطبوعہ دہلی)

ایک دن حضرت حق جل و علی نے آپ کا دامنا ہاتھ خاص اپنے دست قدرت
میں پکڑ لیا۔ اور کوئی چیز امور قدسیہ سے جو کہ نہایت رفیع اور بدیع تھی۔ آپ کے
دستے کر کے فرمایا کہ ہم نے تجھے ایسی چیز عنایت کی ہے۔ اور چیزیں بھی عطا کریں
گے تا کہ ایک شخص نے آپ کے پاس حاضر ہو کر بیعت کی درخواست کی اور چونکہ
آپ ان ایام میں علی العموم بیعت نہیں لیا کرتے تھے۔ اس لیے اس شخص کی درخواست
کو قبول نہ کیا۔ جب اس شخص نے نہایت الحاح اور اصرار کیا تو آپ نے اس سے
(مایا کہ ایک دور و ز توقف کرنا چاہتے۔ بعد از ان جو کچھ مناسب وقت ہوگا۔ ان
عمل کیا جائے گا۔ پھر آپ اجازت اور استفسار کے لیے جناب حق میں متوجہ ہوئے۔
اور عرض کیا کہ ہندگان و گاہ سے ایک بندہ اس امر کی درخواست کرتا ہے کہ تجھ
سے بیعت کرے اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا ہے اور اس جہاں میں جو کوئی کسی کا
ہاتھ پکڑتا ہے۔ ہمیشہ دستگیری کی پاس کرتا ہے۔ اور حضرت حق کے اوصاف کو
مخلوق مخلوقات کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں۔ پس اس معاملہ میں کیا منظور ہے اس
ادب سے حکم ہوا کہ جو شخص تیرے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔ اگرچہ لکھو کھا ہی کیوں نہ ہو
ہم ہر ایک کو کفایت کریں گے۔“ (صراط مستقیم فارسی ص ۱۲۷ مطبوعہ دہلی)

وہابیوں کا عقیدہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ ہے کہ کسی

کو نفع نہیں پہنچا سکتے۔ مگر اپنے سید احمد کے متعلق عقیدہ ہے جو مروج اولیٰ بیہودہ ہے۔
مولوی ابو الحسن نے مذکور سے لکھا ہے۔

”آپ کا پورا پورا سفر باران رحمت کی طرح تھا۔ کہ جہاں سے گزرتے
سر سبزی و شادابی بہاؤ برکت چھوڑ جاتا ہے۔ دیکھنے والوں کا متفقہ
بیان ہے کہ جہاں آپ تھوڑی دیر ٹھہر گئے وہاں مساجد میں رونق
اللہ رسول کا چرچا ایمانوں میں تازگی۔ اتباع سنت کا شوق۔ اسلام
کا جوش پیدا ہو گیا۔ اور کہیں کہیں شرک و بدعت اور رقص کا بالکل خاتمہ
ہو گیا۔ اور جو بستیاں اور مقامات آپ کے قدم سے محروم رہے وہ
ان نعمتوں سے محروم رہے۔ سالہا سال تک یہ اثر اور فرق رہا۔“

(سیرت سید احمد شہید ص ۱۲۱ ج ۱)

مولانا ذوالفقار علی صاحب فرماتے تھے کہ سید صاحب اس نواح (دیوبند و
سہارن پور) کے اکثر قصبہ جات میں تشریف لے گئے۔ وہاں اب تک خیر و برکت ہے۔
اور وہ ایک گاؤں اور قصبہ ایسے ہیں۔ جہاں نہیں گئے۔ وہاں اب تک وہی محرومت
اور شامت باقی ہے۔ چنانچہ بنگلہ نہیں گئے۔ وہاں کے لوگوں میں وہی جالوت و
قتاوت ہے۔ اور ایک مختصر گاؤں ہے۔ جہاں مسلمانوں کے درچار گھر میں اتفاقاً
سید صاحب کسی ضرورت سے وہاں بھی گئے ہیں۔ وہاں بھی خیر و برکت پانی جاتی
جاتی ہے۔ گویا کہ ایک نور متغیل ہے کہ جہاں جہاں وہ گئے۔ اُدھر اُدھر وہ پھیل گیا ہے
(سیرت سید احمد شہید ص ۱۲۱ ج ۱)

ابو الحسن نے مذکور سے رقمطراز ہیں کہ:

”میاں محمد حسین نے نواح سہارن پور کے ایک بزرگ اور سید صاحب کے
مرید نے والد..... سے فرمایا جہاں جہاں حضرت (سید احمد)
کے قدم گئے۔ وہاں وہاں برکت کے آثار پاتے جاتے ہیں۔ ایک جگہ
تشریف لے گئے اس قصبہ میں نر مسلمانوں کا محلہ پہلے ملتا تھا۔ انہوں نے

حضرت کو روک لیا۔ قاضی کے محلے تک نہ جانے دیا۔ اب خدا کی قدرت
دیکھتے نر مسلمانوں کا محلہ نہایت سربسز ہے۔ اور وہ لوگ بہت خوشحال

ہیں اور قاضیوں کا محلہ ویران پڑا ہے۔“ (سیرت سید احمد شہید ص ۱۲۱ ج ۱)
وہ بیوں دیوبندیوں کے مولوی الہی بخش کا مذکور ہے سید احمد بریلوی سے اور
اس کے ساتھیوں کے متعلق ایک قصیدہ تہنیت لکھا۔ چند اشعار اس کے لکھے جاتے
ہیں اور اس حقیقت کو آپ جھٹکا نہیں سکیں گے کہ وہابیہ کے نزدیک امام الانبیاء
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وہ عظمت و رفعت نہیں ہے جو کہ وہ اپنے اکابر میں مانتے

تھے کہ اس نور پر گنبد چرخ انصر
ہر طرف دیکھتے وہ نور نظر آتا ہے
کہ میں غور جو پھر دیتے زمین کو دیکھا
قی سے غرب تک نور سے مالا مال
اس کے نور سے روشن ہے زمین و فلک
سید احمد و عالی حسب و فخر و زمان
میں معصوم اگر بعد نبی کے کوئی
علم کو اس کے علم سے کم نہ کہتی
کہ پائے تری اکسیر کو کیا نسبت
ی صحبت نے ملائکہ کی کر خالصیت
کہ انباتے زمان قبلہ ارباب صف
فصل سے تیرے ہوا دم میں وحید و راں
جس کے لعلان سے ہے کند فشتوں کی نظر
عقل اول بھی جسے دیکھ کے رہ جاشد
تھی وہ خورشید سے بھی نوریں زیادہ نور
عرش سے فرشتے تک برقی سے تھاروشن تر
اُن کی بہت سے ہوتی دین کو سوزنیت فر
زہر راہ شعلیت خلعت غمب
ہوتی اس عصر میں عصمت بھی کسی کے اند
جو کہ آتا ہے اُسے ہے وہ کسے مختصر
آدمی کو تو فرشتہ کرے اور مس کو زر
گو کہ ظاہر میں نظر آتے ہیں مشکل بشر
کعبہ اہل یقین۔ وادرس ہر مضطر
جس نے دروازے پر تیرے کیا آکر بستر

(سیرت سید احمد شہید ص ۱۲۱ ج ۱)

مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق دیوبندی و بریلویوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مولانا
تھانوی کے پاؤں دھو کر پینا نجات اخروی کا سبب ہے۔ (تذکرۃ الشہداء ص ۱۲۱ ج ۱)

دہائیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سید ماننا شرک ہے مگر فتاویٰ اشرفیہ میں مولوی اشرف علی تھانویؒ کو سید تھانیؒ لکھا ہے۔
(فتاویٰ اشرفیہ ص ۱۱ مطبوعہ)

یونہی دہائی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے اور لہائی بشری میں تشریف فرما ہونے کا استہزاء کرتے ہیں۔ اور نورانیت کا انکار کرتے ہیں مگر اپنے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے متعلق ان کا یہ نظریہ ہے۔
”مولانا خلیل احمد صاحب تو نور ہیں نور ہیں۔ ان میں نور کے سوا کچھ نہیں۔“
(تذکرۃ انجیل ص ۲۵۹)

اپنے مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

کیا و صفت کروں اس کا منت از

انساں کی شکل میں فرشتہ دیکھا!

(تذکرۃ انجیل ص ۲۵۹ تذکرۃ الرشید ص ۱)

دہائیوں کے نزدیک امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماننا شرک ہے مگر اپنے مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ یہ ہے کہ:
”مولوی محمد حسن صاحب گنگوہی فرماتے ہیں کہ میری خوش دہن صاحبہ جو اپنے والد کے ہمراہ مکہ معظمہ میں بارہ سال تک مقیم رہیں۔ نہایت پارسا اور عابدہ و زاہدہ تھیں بسبب گوروں احادیث بھی ان کو حفظ تھیں۔“

انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹا حضرت گنگوہیؒ کے بہت شاگرد و مرید ہیں۔ مگر کسی نے حضرت کو نہیں پہچانا۔ جن ایام میں میرا قیام مکہ معظمہ میں تھا۔ روزانہ میں نے صبح کی نماز حضرت گنگوہیؒ کو خدمت شریف میں پڑھتے دیکھا۔ اور لوگوں سے سب بھی کہ یہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ ہیں۔ گنگوہ سے تشریف لایا

کرتے ہیں۔“
(تذکرۃ الرشید ص ۲ ج ۲)
دہائیوں کا محبوب خدا علیہ افضل التحیۃ والصلوۃ والسلام کے متعلق عقیدہ ہے کہ وہ بشری کمزوریوں سے بالاتر نہیں۔ مگر رشید احمد گنگوہی نے اپنے حلق خود ہی یہ کہا ہے کہ:

”حسن لوح وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور

بہ قسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں مگر اس زمانے میں ہدایت و

نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔“ (تذکرۃ الرشید ص ۲ ج ۲)

دہائی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق سر عام یہ کہتے پھرتے ہیں کہ کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول نہیں فرمایا۔ مگر اپنے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

”مولوی خلیل احمد صاحب الدعوات ہیں۔ اور ان کی کوئی دعا رد نہیں

ہوتی۔“ (تذکرۃ انجیل ص ۲۵۹)

دہائی مولوی اکثر علماء مسلک حق اہلسنت وجماعت کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ:
”مفسر علیہ الصلوۃ والسلام کی شان حد سے زیادہ بیان کرتے ہیں مگر یونہی دہائی حضرات کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بیان کرنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ بل اپنے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے متعلق یہ لکھنے کی توفیق ہو گئی ہے کہ:

”حضرت کے کمالات بیان کرنا میری طاقت سے باہر ہے۔ ان

کا اور اک مجھ جیسے ناکارہ کی تو کیا حقیقت ہے۔ بڑوں کو بھی

مشکل تھا۔“ (تذکرۃ انجیل ص ۲۵۹)

رشید احمد گنگوہی کے متعلق ان کا نظریہ یہ ہے کہ:

محرر مجرم با قیامت نعت او
بیخ آل را مطلق و غایت مجر!

(تذکرۃ النخیل ص ۵۹)

دوبندی و ہلال خلیل احمد انبیٹھوی نے شہنشاہ ہرودسہ احمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق عقیدہ یہ لکھا ہے کہ:
"نفس بشریت میں مثال آپ کے جملہ بنی آدم ہیں"
مگر مولوی رشید احمد گنگوہی کو زمانہ بھر میں بے مثل قرار دیتے ہوئے
لکھتے ہیں کہ:

قطب عالم، غوثِ دوراں بے مثال!
گنج عرفاں نور الیقین خوش خصال!

(تذکرۃ النخیل ص ۵۸)

خلیل احمد انبیٹھوی کا اپنے پیر و مرشد رشید احمد گنگوہی کے متعلق یہ
نظریہ ہے کہ:
"میں تو اس دربارِ رشیدی کے کتوں کے برابر بھی نہیں"

(تذکرۃ النخیل ص ۵۷)

دہائیوں کا عقیدہ ہے کہ امام المسلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کسی کی
فریاد ہی نہیں کر سکتے مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ:
"قطب عالم، غوثِ دوراں بے مثال"

گنج عرفاں نور الیقین خوش خصال

(تذکرۃ النخیل ص ۵۷)

دہائی حنفیہ رحمتِ کائنات کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ رسول کے چاہنے

لہ براہین قاطعہ ص ۲۷ مطبوعہ دیوبند ۱۳۷۰ھ زمانہ کے فریاد رس۔

پر نہیں ہوتا بلکہ مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

یادوی گشت گمان را و حق!
بجئے بر خلق از رب العلق!

(تذکرۃ النخیل ص ۵۷)

یہ مولوی رشید احمد گنگوہی کا مقولہ مولوی عاشق الہی میرٹھی نے
لکھا ہے کہ:

یہ قسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت و
نجات موقوف ہے میرے اتنا پر۔ (تذکرۃ الرشید ص ۵۷)
دہائیوں کا عقیدہ ہے کہ ملائکہ و انبیاء بھی ویسے ہی خدا کے بندے ہیں۔
اسے کہتے خود ہو۔ اور وہ بھی اس کی رحمت کے طالب اور اس کے عذاب
سے اسی طرح رزاں و ترساں ہیں جس طرح تم خود ہو۔ (کتاب الوسیلہ ص ۱۲)
مگر اپنے مولوی اشرف علی تھانوی کے یہ کہنے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ:

"حضرت والا کے متوسلین کے حسن خاتمہ کے بکثرت واقعات
میں جن سے مقبولیت و برکات کا سلسلہ ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ
خود حضرت والا فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت حاجی (یعنی تھانوی)
صاحب کے پیر کے سلسلے کی یہ برکت ہے کہ جو بلاد اسطریا یا بلاد
حضرت سے بیعت ہوا اس کا بفضلہ تعالیٰ خاتمہ بہت اچھا
ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض متوسلین کو مرید ہونے کے بعد دنیا دار
ہی رہے مگر ان کا خاتمہ بھی بفضلہ تعالیٰ اولیاء اللہ کا سا ہوا"

(اشرف السوانح ص ۲۷ ج ۲)

دہائیوں کا عقیدہ ہے کہ (جو کوئی کسی کے متعلق یہ سمجھے کہ) جو بات میرے

منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے۔ اور جو خیال دوسم اس کے دل میں گزرتا ہے وہ سبے واقف ہے۔ سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے۔ اور اس قسم کی بات سب شرک ہیں۔
(تقویۃ الایمان مثلاً)

لیکن اپنے مولوی اشرف علی تھانوی سے کہ متعلق دہائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ "اس امر کی تصدیق بارہا لوگوں سے سننے میں آئی اور خود بارہا اس کا تجربہ ہوا کہ جو بات دل میں لے کر آئے یا جو انکال قلب میں پیدا ہوا قبل اظہار ہی اس کا جواب حضرت والا کی زبان فیض ترجمان سے ہو گیا یا اپنی پریشانی کی حالت میں حاضر ہوتے تو خطاب خاص یا خطاب عام میں کوئی بات ایسی فرمادی جس سے تسلی ہو گئی۔ (اشرف اسوۃ ص ۵۳ ج ۲) دہائیوں کے عقیدہ ہے کہ قبر کو کُتبت بنانا شرک کی ابتدا ہے۔ اس لیے اس کے پاس بھی بعض لوگوں کو کبھی آوازیں سنائی دیتی ہیں جو تمیں دکھائی دیتی ہیں کوئی عجیب و غریب تصرف نظر آتا ہے۔ جسے وہ مردہ کی کرامت سمجھتے ہیں۔ مثلاً کبھی دکھائی دیتا ہے کہ قبر شق ہو گئی۔ مردہ باہر نکل آیا۔ باتیں کہیں۔ معاف کیا اس طرح کی چیزیں نبیوں اور ان کے علاوہ دوسروں کی قبروں پر بھی پیش آ سکتی ہیں مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ سب شیطان کی چالیں ہیں۔ جو آدمی کے عین میں ظاہر ہو کر کرا فریب کا کرشمہ دکھاتا ہوا کہتا ہے کہ میں فلاں نبی یا فلاں شیخ ہوں۔"

کتاب الوسیلہ ص ۱۵۵ مصنفہ ابن تیمیہ

مگر اپنے کانگریسی مولوی حسین احمد نانڈوی کے متعلق یہ عقیدہ لکھا ہے کہ: "مولوی ابراہیم صاحب کی موت کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹے کو مخاطب کر کے فرمایا۔

حضرت والا صاحب کھڑے ہیں تو ادب نہیں کرتا۔ حضرت مدنی ہنس رہے ہیں۔ اور بلارہے ہیں۔ شاہ وصی اللہ صاحب آئے ہیں مجھ کو اٹھاؤ۔" (ردار العلوم بابت تاریخ ۱۹۲۶ء ص ۳۶)

دہائیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، امام عالی مقام حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کی نذر ماننا حرام ہے۔ مگر مولوی اللہ امرتسری کے لڑکے عطاء اللہ کی طبیعت نامساز ہو جاتے تو انہیں دست کے شکر یہ پر مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کے اپنی کتابیں تقسیم کرنے کی نذر ماننا جائز نہیں ہے۔

دہائیوں کے نزدیک قبلہ و کعبہ کتنا پاکھٹا ناجائز ہے۔ مگر اپنے سردار مولوی اللہ امرتسری کو قبلہ و کعبہ لکھا ہے۔ (اخبار المجدیث امرتسری ۲۷ نومبر ۱۹۰۷ء) مولوی رشید احمد گنگوہی کو ہی دیوبندی دہائیوں کے نام نہاد شیخ الهند محمد حسن نے مرثیہ میں لکھا ہے کہ:

بدھ کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دار تھا!

مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

حوائج دین و دُنیا کے کہاں لے جائیں ہم باب

گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

دہائیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائی کاموں کوئی دخل نہیں ہے۔

مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ یہ ہے کہ:

بدھ کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دار تھا۔ (مرثیہ مثلاً)

غیر متقلدین اور دیوبندی دہائیوں کے نزدیک انبیاء بھی لا الہ الا اللہ کی نصیحت جاننے کے محتاج ہیں۔ مگر اپنے مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ:

محمد ابراہیم امجدیث امرتسری کا عالم ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۲ء - ۲۷ دسمبر ۱۹۱۲ء - ۲۹ دسمبر ۱۹۱۲ء - ۱ جنوری ۱۹۱۳ء - ۲ جنوری ۱۹۱۳ء - ۳ جنوری ۱۹۱۳ء - ۴ جنوری ۱۹۱۳ء - ۵ جنوری ۱۹۱۳ء - ۶ جنوری ۱۹۱۳ء - ۷ جنوری ۱۹۱۳ء - ۸ جنوری ۱۹۱۳ء - ۹ جنوری ۱۹۱۳ء - ۱۰ جنوری ۱۹۱۳ء - ۱۱ جنوری ۱۹۱۳ء - ۱۲ جنوری ۱۹۱۳ء - ۱۳ جنوری ۱۹۱۳ء - ۱۴ جنوری ۱۹۱۳ء - ۱۵ جنوری ۱۹۱۳ء - ۱۶ جنوری ۱۹۱۳ء - ۱۷ جنوری ۱۹۱۳ء - ۱۸ جنوری ۱۹۱۳ء - ۱۹ جنوری ۱۹۱۳ء - ۲۰ جنوری ۱۹۱۳ء - ۲۱ جنوری ۱۹۱۳ء - ۲۲ جنوری ۱۹۱۳ء - ۲۳ جنوری ۱۹۱۳ء - ۲۴ جنوری ۱۹۱۳ء - ۲۵ جنوری ۱۹۱۳ء - ۲۶ جنوری ۱۹۱۳ء - ۲۷ جنوری ۱۹۱۳ء - ۲۸ جنوری ۱۹۱۳ء - ۲۹ جنوری ۱۹۱۳ء - ۳۰ جنوری ۱۹۱۳ء - ۳۱ جنوری ۱۹۱۳ء - ۱ فروری ۱۹۱۳ء - ۲ فروری ۱۹۱۳ء - ۳ فروری ۱۹۱۳ء - ۴ فروری ۱۹۱۳ء - ۵ فروری ۱۹۱۳ء - ۶ فروری ۱۹۱۳ء - ۷ فروری ۱۹۱۳ء - ۸ فروری ۱۹۱۳ء - ۹ فروری ۱۹۱۳ء - ۱۰ فروری ۱۹۱۳ء - ۱۱ فروری ۱۹۱۳ء - ۱۲ فروری ۱۹۱۳ء - ۱۳ فروری ۱۹۱۳ء - ۱۴ فروری ۱۹۱۳ء - ۱۵ فروری ۱۹۱۳ء - ۱۶ فروری ۱۹۱۳ء - ۱۷ فروری ۱۹۱۳ء - ۱۸ فروری ۱۹۱۳ء - ۱۹ فروری ۱۹۱۳ء - ۲۰ فروری ۱۹۱۳ء - ۲۱ فروری ۱۹۱۳ء - ۲۲ فروری ۱۹۱۳ء - ۲۳ فروری ۱۹۱۳ء - ۲۴ فروری ۱۹۱۳ء - ۲۵ فروری ۱۹۱۳ء - ۲۶ فروری ۱۹۱۳ء - ۲۷ فروری ۱۹۱۳ء - ۲۸ فروری ۱۹۱۳ء - ۲۹ فروری ۱۹۱۳ء - ۳۰ فروری ۱۹۱۳ء - ۱ مارچ ۱۹۱۳ء - ۲ مارچ ۱۹۱۳ء - ۳ مارچ ۱۹۱۳ء - ۴ مارچ ۱۹۱۳ء - ۵ مارچ ۱۹۱۳ء - ۶ مارچ ۱۹۱۳ء - ۷ مارچ ۱۹۱۳ء - ۸ مارچ ۱۹۱۳ء - ۹ مارچ ۱۹۱۳ء - ۱۰ مارچ ۱۹۱۳ء - ۱۱ مارچ ۱۹۱۳ء - ۱۲ مارچ ۱۹۱۳ء - ۱۳ مارچ ۱۹۱۳ء - ۱۴ مارچ ۱۹۱۳ء - ۱۵ مارچ ۱۹۱۳ء - ۱۶ مارچ ۱۹۱۳ء - ۱۷ مارچ ۱۹۱۳ء - ۱۸ مارچ ۱۹۱۳ء - ۱۹ مارچ ۱۹۱۳ء - ۲۰ مارچ ۱۹۱۳ء - ۲۱ مارچ ۱۹۱۳ء - ۲۲ مارچ ۱۹۱۳ء - ۲۳ مارچ ۱۹۱۳ء - ۲۴ مارچ ۱۹۱۳ء - ۲۵ مارچ ۱۹۱۳ء - ۲۶ مارچ ۱۹۱۳ء - ۲۷ مارچ ۱۹۱۳ء - ۲۸ مارچ ۱۹۱۳ء - ۲۹ مارچ ۱۹۱۳ء - ۳۰ مارچ ۱۹۱۳ء - ۳۱ مارچ ۱۹۱۳ء - ۱ اپریل ۱۹۱۳ء - ۲ اپریل ۱۹۱۳ء - ۳ اپریل ۱۹۱۳ء - ۴ اپریل ۱۹۱۳ء - ۵ اپریل ۱۹۱۳ء - ۶ اپریل ۱۹۱۳ء - ۷ اپریل ۱۹۱۳ء - ۸ اپریل ۱۹۱۳ء - ۹ اپریل ۱۹۱۳ء - ۱۰ اپریل ۱۹۱۳ء - ۱۱ اپریل ۱۹۱۳ء - ۱۲ اپریل ۱۹۱۳ء - ۱۳ اپریل ۱۹۱۳ء - ۱۴ اپریل ۱۹۱۳ء - ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء - ۱۶ اپریل ۱۹۱۳ء - ۱۷ اپریل ۱۹۱۳ء - ۱۸ اپریل ۱۹۱۳ء - ۱۹ اپریل ۱۹۱۳ء - ۲۰ اپریل ۱۹۱۳ء - ۲۱ اپریل ۱۹۱۳ء - ۲۲ اپریل ۱۹۱۳ء - ۲۳ اپریل ۱۹۱۳ء - ۲۴ اپریل ۱۹۱۳ء - ۲۵ اپریل ۱۹۱۳ء - ۲۶ اپریل ۱۹۱۳ء - ۲۷ اپریل ۱۹۱۳ء - ۲۸ اپریل ۱۹۱۳ء - ۲۹ اپریل ۱۹۱۳ء - ۳۰ اپریل ۱۹۱۳ء - ۱ مئی ۱۹۱۳ء - ۲ مئی ۱۹۱۳ء - ۳ مئی ۱۹۱۳ء - ۴ مئی ۱۹۱۳ء - ۵ مئی ۱۹۱۳ء - ۶ مئی ۱۹۱۳ء - ۷ مئی ۱۹۱۳ء - ۸ مئی ۱۹۱۳ء - ۹ مئی ۱۹۱۳ء - ۱۰ مئی ۱۹۱۳ء - ۱۱ مئی ۱۹۱۳ء - ۱۲ مئی ۱۹۱۳ء - ۱۳ مئی ۱۹۱۳ء - ۱۴ مئی ۱۹۱۳ء - ۱۵ مئی ۱۹۱۳ء - ۱۶ مئی ۱۹۱۳ء - ۱۷ مئی ۱۹۱۳ء - ۱۸ مئی ۱۹۱۳ء - ۱۹ مئی ۱۹۱۳ء - ۲۰ مئی ۱۹۱۳ء - ۲۱ مئی ۱۹۱۳ء - ۲۲ مئی ۱۹۱۳ء - ۲۳ مئی ۱۹۱۳ء - ۲۴ مئی ۱۹۱۳ء - ۲۵ مئی ۱۹۱۳ء - ۲۶ مئی ۱۹۱۳ء - ۲۷ مئی ۱۹۱۳ء - ۲۸ مئی ۱۹۱۳ء - ۲۹ مئی ۱۹۱۳ء - ۳۰ مئی ۱۹۱۳ء - ۳۱ مئی ۱۹۱۳ء - ۱ جون ۱۹۱۳ء - ۲ جون ۱۹۱۳ء - ۳ جون ۱۹۱۳ء - ۴ جون ۱۹۱۳ء - ۵ جون ۱۹۱۳ء - ۶ جون ۱۹۱۳ء - ۷ جون ۱۹۱۳ء - ۸ جون ۱۹۱۳ء - ۹ جون ۱۹۱۳ء - ۱۰ جون ۱۹۱۳ء - ۱۱ جون ۱۹۱۳ء - ۱۲ جون ۱۹۱۳ء - ۱۳ جون ۱۹۱۳ء - ۱۴ جون ۱۹۱۳ء - ۱۵ جون ۱۹۱۳ء - ۱۶ جون ۱۹۱۳ء - ۱۷ جون ۱۹۱۳ء - ۱۸ جون ۱۹۱۳ء - ۱۹ جون ۱۹۱۳ء - ۲۰ جون ۱۹۱۳ء - ۲۱ جون ۱۹۱۳ء - ۲۲ جون ۱۹۱۳ء - ۲۳ جون ۱۹۱۳ء - ۲۴ جون ۱۹۱۳ء - ۲۵ جون ۱۹۱۳ء - ۲۶ جون ۱۹۱۳ء - ۲۷ جون ۱۹۱۳ء - ۲۸ جون ۱۹۱۳ء - ۲۹ جون ۱۹۱۳ء - ۳۰ جون ۱۹۱۳ء - ۱ جولائی ۱۹۱۳ء - ۲ جولائی ۱۹۱۳ء - ۳ جولائی ۱۹۱۳ء - ۴ جولائی ۱۹۱۳ء - ۵ جولائی ۱۹۱۳ء - ۶ جولائی ۱۹۱۳ء - ۷ جولائی ۱۹۱۳ء - ۸ جولائی ۱۹۱۳ء - ۹ جولائی ۱۹۱۳ء - ۱۰ جولائی ۱۹۱۳ء - ۱۱ جولائی ۱۹۱۳ء - ۱۲ جولائی ۱۹۱۳ء - ۱۳ جولائی ۱۹۱۳ء - ۱۴ جولائی ۱۹۱۳ء - ۱۵ جولائی ۱۹۱۳ء - ۱۶ جولائی ۱۹۱۳ء - ۱۷ جولائی ۱۹۱۳ء - ۱۸ جولائی ۱۹۱۳ء - ۱۹ جولائی ۱۹۱۳ء - ۲۰ جولائی ۱۹۱۳ء - ۲۱ جولائی ۱۹۱۳ء - ۲۲ جولائی ۱۹۱۳ء - ۲۳ جولائی ۱۹۱۳ء - ۲۴ جولائی ۱۹۱۳ء - ۲۵ جولائی ۱۹۱۳ء - ۲۶ جولائی ۱۹۱۳ء - ۲۷ جولائی ۱۹۱۳ء - ۲۸ جولائی ۱۹۱۳ء - ۲۹ جولائی ۱۹۱۳ء - ۳۰ جولائی ۱۹۱۳ء - ۳۱ جولائی ۱۹۱۳ء - ۱ اگست ۱۹۱۳ء - ۲ اگست ۱۹۱۳ء - ۳ اگست ۱۹۱۳ء - ۴ اگست ۱۹۱۳ء - ۵ اگست ۱۹۱۳ء - ۶ اگست ۱۹۱۳ء - ۷ اگست ۱۹۱۳ء - ۸ اگست ۱۹۱۳ء - ۹ اگست ۱۹۱۳ء - ۱۰ اگست ۱۹۱۳ء - ۱۱ اگست ۱۹۱۳ء - ۱۲ اگست ۱۹۱۳ء - ۱۳ اگست ۱۹۱۳ء - ۱۴ اگست ۱۹۱۳ء - ۱۵ اگست ۱۹۱۳ء - ۱۶ اگست ۱۹۱۳ء - ۱۷ اگست ۱۹۱۳ء - ۱۸ اگست ۱۹۱۳ء - ۱۹ اگست ۱۹۱۳ء - ۲۰ اگست ۱۹۱۳ء - ۲۱ اگست ۱۹۱۳ء - ۲۲ اگست ۱۹۱۳ء - ۲۳ اگست ۱۹۱۳ء - ۲۴ اگست ۱۹۱۳ء - ۲۵ اگست ۱۹۱۳ء - ۲۶ اگست ۱۹۱۳ء - ۲۷ اگست ۱۹۱۳ء - ۲۸ اگست ۱۹۱۳ء - ۲۹ اگست ۱۹۱۳ء - ۳۰ اگست ۱۹۱۳ء - ۳۱ اگست ۱۹۱۳ء - ۱ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۲ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۳ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۴ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۵ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۶ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۸ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۹ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۱۱ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۱۳ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۱۴ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۱۵ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۱۶ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۱۷ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۱۸ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۱۹ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۲۱ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۲۲ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۲۳ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۲۵ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۲۷ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۲۸ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۲۹ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۳۰ ستمبر ۱۹۱۳ء - ۱ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۳ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۴ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۵ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۷ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۸ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۹ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۲۴ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۲۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۲۷ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۲۹ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۱ نومبر ۱۹۱۳ء - ۲ نومبر ۱۹۱۳ء - ۳ نومبر ۱۹۱۳ء - ۴ نومبر ۱۹۱۳ء - ۵ نومبر ۱۹۱۳ء - ۶ نومبر ۱۹۱۳ء - ۷ نومبر ۱۹۱۳ء - ۸ نومبر ۱۹۱۳ء - ۹ نومبر ۱۹۱۳ء - ۱۰ نومبر ۱۹۱۳ء - ۱۱ نومبر ۱۹۱۳ء - ۱۲ نومبر ۱۹۱۳ء - ۱۳ نومبر ۱۹۱۳ء - ۱۴ نومبر ۱۹۱۳ء - ۱۵ نومبر ۱۹۱۳ء - ۱۶ نومبر ۱۹۱۳ء - ۱۷ نومبر ۱۹۱۳ء - ۱۸ نومبر ۱۹۱۳ء - ۱۹ نومبر ۱۹۱۳ء - ۲۰ نومبر ۱۹۱۳ء - ۲۱ نومبر ۱۹۱۳ء - ۲۲ نومبر ۱۹۱۳ء - ۲۳ نومبر ۱۹۱۳ء - ۲۴ نومبر ۱۹۱۳ء - ۲۵ نومبر ۱۹۱۳ء - ۲۶ نومبر ۱۹۱۳ء - ۲۷ نومبر ۱۹۱۳ء - ۲۸ نومبر ۱۹۱۳ء - ۲۹ نومبر ۱۹۱۳ء - ۳۰ نومبر ۱۹۱۳ء - ۱ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۲ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۳ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۴ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۵ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۶ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۷ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۸ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۹ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۱۰ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۱۱ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۱۲ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۱۳ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۱۴ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۱۵ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۱۶ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۱۷ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۱۸ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۱۹ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۲۰ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۲۱ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۲۲ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۲۳ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۲۴ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۲۵ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۲۶ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۲۷ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۲۸ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۲۹ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۳۰ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۳۱ دسمبر ۱۹۱۳ء - ۱ جنوری ۱۹۱۴ء - ۲ جنوری ۱۹۱۴ء - ۳ جنوری ۱۹۱۴ء - ۴ جنوری ۱۹۱۴ء - ۵ جنوری ۱۹۱۴ء - ۶ جنوری ۱۹۱۴ء - ۷ جنوری ۱۹۱۴ء - ۸ جنوری ۱۹۱۴ء - ۹ جنوری ۱۹۱۴ء - ۱۰ جنوری ۱۹۱۴ء - ۱۱ جنوری ۱۹۱۴ء - ۱۲ جنوری ۱۹۱۴ء - ۱۳ جنوری ۱۹۱۴ء - ۱۴ جنوری ۱۹۱۴ء - ۱۵ جنوری ۱۹۱۴ء - ۱۶ جنوری ۱۹۱۴ء - ۱۷ جنوری ۱۹۱۴ء - ۱۸ جنوری ۱۹۱۴ء - ۱۹ جنوری ۱۹۱۴ء - ۲۰ جنوری ۱۹۱۴ء - ۲۱ جنوری ۱۹۱۴ء - ۲۲ جنوری ۱۹۱۴ء - ۲۳ جنوری ۱۹۱۴ء - ۲۴ جنوری ۱۹۱۴ء - ۲۵ جنوری ۱۹۱۴ء - ۲۶ جنوری ۱۹۱۴ء - ۲۷ جنوری ۱۹۱۴ء - ۲۸ جنوری ۱۹۱۴ء - ۲۹ جنوری ۱۹۱۴ء - ۳۰ جنوری ۱۹۱۴ء - ۳۱ جنوری ۱۹۱۴ء - ۱ فروری ۱۹۱۴ء - ۲ فروری ۱۹۱۴ء - ۳ فروری ۱۹۱۴ء - ۴ فروری ۱۹۱۴ء - ۵ فروری ۱۹۱۴ء - ۶ فروری ۱۹۱۴ء - ۷ فروری ۱۹۱۴ء - ۸ فروری ۱۹۱۴ء - ۹ فروری ۱۹۱۴ء - ۱۰ فروری ۱۹۱۴ء - ۱۱ فروری ۱۹۱۴ء - ۱۲ فروری ۱۹۱۴ء - ۱۳ فروری ۱۹۱۴ء - ۱۴ فروری ۱۹۱۴ء - ۱۵ فروری ۱۹۱۴ء - ۱۶ فروری ۱۹۱۴ء - ۱۷ فروری ۱۹۱۴ء - ۱۸ فروری ۱۹۱۴ء - ۱۹ فروری ۱۹۱۴ء - ۲۰ فروری ۱۹۱۴ء - ۲۱ فروری ۱۹۱۴ء - ۲۲ فروری ۱۹۱۴ء - ۲۳ فروری ۱۹۱۴ء - ۲۴ فروری ۱۹۱۴ء - ۲۵ فروری ۱۹۱۴ء - ۲۶ فروری ۱۹۱۴ء - ۲۷ فروری ۱۹۱۴ء - ۲۸ فروری ۱۹۱۴ء - ۲۹ فروری ۱۹۱۴ء - ۳۰ فروری ۱۹۱۴ء - ۳۱ فروری ۱۹۱۴ء - ۱ مارچ ۱۹۱۴ء - ۲ مارچ ۱۹۱۴ء - ۳ مارچ ۱۹۱۴ء - ۴ مارچ ۱۹۱۴ء - ۵ مارچ ۱۹۱۴ء - ۶ مارچ ۱۹۱۴ء - ۷ مارچ ۱۹۱۴ء - ۸ مارچ ۱۹۱۴ء - ۹ مارچ ۱۹۱۴ء - ۱۰ مارچ ۱۹۱۴ء - ۱۱ مارچ ۱۹۱۴ء - ۱۲ مارچ ۱۹۱۴ء - ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء - ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء - ۱۵ مارچ ۱۹۱۴ء - ۱۶ مارچ ۱۹۱۴ء - ۱۷ مارچ ۱۹۱۴ء - ۱۸ مارچ ۱۹۱۴ء - ۱۹ مارچ ۱۹۱۴ء - ۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء - ۲۱ مارچ ۱۹۱۴ء - ۲۲ مارچ ۱۹۱۴ء - ۲۳ مارچ ۱۹۱۴ء - ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء - ۲۵ مارچ ۱۹۱۴ء - ۲۶ مارچ ۱۹۱۴ء - ۲۷ مارچ ۱۹۱۴ء - ۲۸ مارچ ۱۹۱۴ء - ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء - ۳۰ مارچ ۱۹۱۴ء - ۳۱ مارچ ۱۹۱۴ء - ۱ اپریل ۱۹۱۴ء - ۲ اپریل ۱۹۱۴ء - ۳ اپریل ۱۹۱۴ء - ۴ اپریل ۱۹۱۴ء - ۵ اپریل ۱۹۱۴ء - ۶ اپریل ۱۹۱۴ء - ۷ اپریل ۱۹۱۴ء - ۸ اپریل ۱۹۱۴ء - ۹ اپریل ۱۹۱۴ء - ۱۰ اپریل ۱۹۱۴ء - ۱۱ اپریل ۱۹۱۴ء - ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء - ۱۳ اپریل ۱۹۱۴ء - ۱۴ اپریل ۱۹۱۴ء - ۱۵ اپریل ۱۹۱۴ء - ۱۶ اپریل ۱۹۱۴ء - ۱۷ اپریل ۱۹۱۴ء - ۱۸ اپریل ۱۹۱۴ء - ۱۹ اپریل ۱۹۱۴ء - ۲۰ اپریل ۱۹۱۴ء - ۲۱ اپریل ۱۹۱۴ء - ۲۲ اپریل ۱۹۱۴ء - ۲۳ اپریل ۱۹۱۴ء - ۲۴ اپریل ۱۹۱۴ء - ۲۵ اپریل ۱۹۱۴ء - ۲۶ اپریل ۱۹۱۴ء - ۲۷ اپریل ۱۹۱۴ء - ۲۸ اپریل ۱۹۱۴ء - ۲۹ اپریل ۱۹۱۴ء - ۳۰ اپریل ۱۹۱۴ء - ۱ مئی ۱۹۱۴ء - ۲ مئی ۱۹۱۴ء - ۳ مئی ۱۹۱۴ء - ۴ مئی ۱۹۱۴ء - ۵ مئی ۱۹۱۴ء - ۶ مئی ۱۹۱۴ء - ۷ مئی ۱۹۱۴ء - ۸ مئی ۱۹۱۴ء - ۹ مئی ۱۹۱۴ء - ۱۰ مئی ۱۹۱۴ء - ۱۱ مئی ۱۹۱۴ء - ۱۲ مئی ۱۹۱۴ء - ۱۳ مئی ۱۹۱۴ء - ۱۴ مئی ۱۹۱۴ء - ۱۵ مئی ۱۹۱۴ء - ۱۶ مئی ۱۹۱۴ء - ۱۷ مئی ۱۹۱۴ء - ۱۸ مئی ۱۹۱۴ء - ۱۹ مئی ۱۹۱۴ء - ۲۰ مئی ۱۹۱۴ء - ۲۱ مئی ۱۹۱۴ء - ۲۲ مئی ۱۹۱۴ء - ۲۳ مئی ۱۹۱۴ء - ۲۴ مئی ۱۹۱۴ء - ۲۵ مئی ۱۹۱۴ء - ۲۶ مئی ۱۹۱۴ء - ۲۷ مئی ۱۹۱۴ء - ۲۸ مئی ۱۹۱۴ء - ۲۹ مئی ۱۹۱۴ء - ۳۰ مئی ۱۹۱۴ء - ۳۱ مئی ۱۹۱۴ء - ۱ جون ۱۹۱۴ء - ۲ جون ۱۹۱۴ء - ۳ جون ۱۹۱۴ء - ۴ جون ۱۹۱۴ء - ۵ جون ۱۹۱۴ء - ۶ جون ۱۹۱۴ء - ۷ جون ۱۹۱۴ء - ۸ جون ۱۹۱۴ء - ۹ جون ۱۹۱۴ء - ۱۰ جون ۱۹۱۴ء - ۱۱ جون ۱۹۱۴ء - ۱۲ جون ۱۹۱۴ء - ۱۳ جون ۱۹۱۴ء - ۱۴ جون ۱۹۱۴ء - ۱۵ جون ۱۹۱۴ء - ۱۶ جون ۱۹۱۴ء - ۱۷ جون ۱۹۱۴ء - ۱۸ جون ۱۹۱۴ء - ۱۹ جون ۱۹۱۴ء - ۲۰ جون ۱۹۱۴ء - ۲۱ جون ۱۹۱۴ء - ۲۲ جون ۱۹۱۴ء - ۲۳ جون ۱۹۱۴ء - ۲۴ جون ۱۹۱۴ء - ۲۵ جون ۱۹۱۴ء - ۲۶ جون ۱۹۱۴ء - ۲۷ جون ۱۹۱۴ء - ۲۸ جون ۱۹۱۴ء - ۲۹ جون ۱۹۱۴ء - ۳۰ جون ۱۹۱۴ء - ۳۱ جون ۱۹۱۴ء - ۱ جولائی ۱۹۱۴ء - ۲ جولائی ۱۹۱۴ء - ۳ جولائی ۱۹۱۴ء - ۴ جولائی ۱۹۱۴ء - ۵ جولائی ۱۹۱۴ء - ۶ جولائی ۱۹۱۴ء - ۷ جولائی ۱۹۱۴ء - ۸ جولائی ۱۹۱۴ء - ۹ جولائی ۱۹۱۴ء - ۱۰ جولائی ۱۹۱۴ء - ۱۱ جولائی ۱۹۱۴ء - ۱۲ جولائی ۱۹۱۴ء - ۱۳ جولائی ۱۹۱۴ء - ۱۴ جولائی ۱۹۱۴ء - ۱۵ جولائی ۱۹۱۴ء - ۱۶ جولائی ۱۹۱۴ء - ۱۷ جولائی ۱۹۱۴ء - ۱۸ جولائی ۱۹۱۴ء - ۱۹ جولائی ۱۹۱۴ء - ۲۰ جولائی ۱۹۱۴ء - ۲۱ جولائی ۱۹۱۴ء - ۲۲ جولائی ۱۹۱۴ء - ۲۳ جولائی ۱۹۱۴ء - ۲۴ جولائی ۱۹۱۴ء - ۲۵ جولائی ۱۹۱۴ء - ۲۶ جولائی ۱۹۱۴ء - ۲۷ جولائی ۱۹۱۴ء - ۲۸ جولائی ۱۹۱۴ء - ۲۹ جولائی ۱۹۱۴ء - ۳۰ جولائی ۱۹۱۴ء - ۳۱ جولائی ۱۹۱۴ء - ۱ اگست ۱۹۱۴ء - ۲ اگست ۱۹۱۴ء - ۳ اگست ۱۹۱۴ء - ۴ اگست ۱۹۱۴ء - ۵ اگست ۱۹۱۴ء - ۶ اگست ۱۹۱۴ء - ۷ اگست ۱۹۱۴ء - ۸ اگست ۱۹۱۴ء - ۹ اگست ۱۹۱۴ء - ۱۰ اگست ۱۹۱۴ء - ۱۱ اگست ۱۹۱۴ء - ۱۲ اگست ۱۹۱۴ء - ۱۳ اگست ۱۹۱۴ء - ۱۴ اگست ۱۹۱۴ء - ۱۵ اگست ۱۹۱۴ء - ۱۶ اگست ۱۹۱۴ء - ۱۷ اگست ۱۹۱۴ء - ۱۸ اگست ۱۹۱۴ء - ۱۹ اگست ۱۹۱۴ء - ۲۰ اگست ۱۹۱۴ء - ۲۱ اگست ۱۹۱۴ء - ۲۲ اگست ۱۹۱

”درسیات کے پڑھنے اور پڑھانے اور مجاہدہ اور ریاضت
ان سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ ایسے حضرات کو اپنی
آنکھوں سے دیکھ لیا۔ ان حضرات کو دیکھنے سے یہ سمجھ میں
آگیا کہ اسلام کیا چیز ہے۔“

وہابیوں کا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ پاک پر کیا
کی نیت سے جانا حرام اور شرک ہے۔ مگر گنگوہ و غیرہ دیوبندی اکابر
کے مزارات کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا جائز ہے۔
مودودی وہابیوں کے نزدیک امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
سے منقول احادیث قیاسیات بھی ہیں۔ مگر مودودی صاحب کا اپنے
متعلق یہ عقیدہ ہے کہ:

”ایک ایک لفظ جو میں نے اپنی تقریر میں کہا ہے۔ قول
قول کر کہا ہے۔“

قارئین کرام! آپ نے دیوبندی اور اہل حدیث اکابر کی خود ساختہ وہابی توجیہ
مطلوع کر لیا ہے اب مسلمان خود فیصلہ فرمائیں جن کے نزدیک خدا کی یہ صفات
ان کا اسلام اور مذہب کیسا ہوگا؟ پھر ان لوگوں کا کردار اور اسلامی حیثیت بھی
نے ملاحظہ فرمائی کہ اسلام کے نام پر بننے والی ملک پاکستان کی کیسے ان لوگوں
متحد ہو کر مخالفت کی۔

شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
مسلمانوں کو چاہیے ایسے عقائد ایسے اکابر اور علماء سے بچیں۔ اور اللہ تعالیٰ
سے کئے جانے والے وعدہ فخلع و نترک من یجترک کا پاس فرمائیں

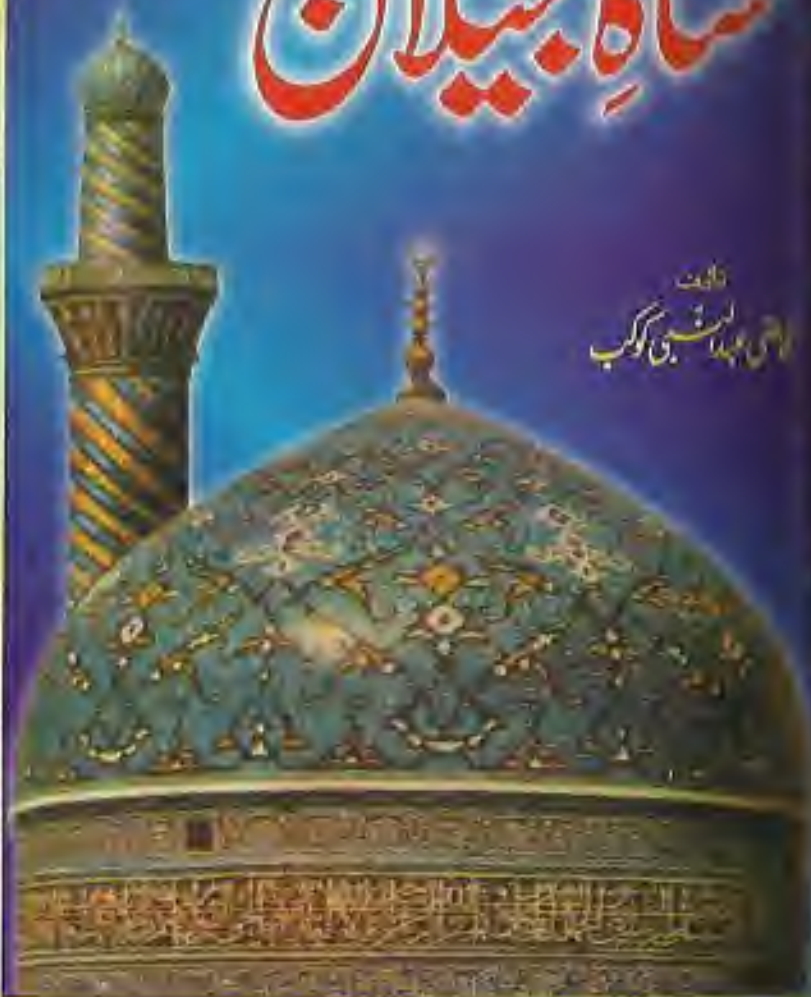
ملہ انصاف الیومیہ ج ۲۲ ۲۳ رسائل و مسائل ج ۱ ۲ رسائل و مسائل ج ۱



کتابت مولانا محمد امجد علی سیستانی راج محمد القادر علی صاحب
الانجمن اسلام آباد پاکستان ایکسٹرنیٹ کتب خانہ

شاہ جیلان رحمۃ اللہ علیہ

دائمت
لہجہ سبکی گوئی



مدیر اعلیٰ ماہنامہ ماہ طیبہ میالکوٹ

علاء الدین الحاج ابوالخالد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

کی محققانہ تصانیف

